ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃالمبارک 10 رنومبر 2017ء | 20 صفر 1439 ہجری قمری ❁ 10 رنبوت 1396 ہجری شمسی | شمارہ45

اشعار سے رسول اللہؐ کا دفاع

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابتؓ کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھوایا تھا جس پر کھڑے ہو کر وہ رسول اللہؐ پر کئے جانے والے حملوں کا شعروں میں جواب دیتے تھے اور رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جب یہ میرا دفاع کرتا ہے تو اللہ اس کی تائید کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب انشا والشعر حدیث نمبر: 2773)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قربانی کا نام عربی میں نَسِیکَۃ ہے۔ اور نُسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسک اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نُسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے۔

یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نُسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امّارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

”اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ اِن قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلّے اونٹوں کے اور کئی گلّے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانۂ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی اُمّتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو، جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اِسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نَسِیکَۃ ہے۔ اور نُسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسک اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نُسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے۔ اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گِر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا۔ اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نُسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نُسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امّارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جاں قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے۔ اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروّج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذلِ نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اُس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک اِرہاص ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے ربّ معبود کے لئے ادا نہ کر لے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے۔ بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔“

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 43 تا 47۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)........................

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے 41ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر تقاریر۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں تقسیم انعامات۔ زراعت کے منسٹر اور دیگر اہم شخصیات کی جلسہ میں شمولیت۔ پریس اور میڈیا میں جلسہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔

(رپورٹ: سید سعید الحسن شاہ۔ نائب امیر اول و مبلغ انچارج دی گیمبیا)

گیمبیا (مغربی افریقہ) ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ گیمبیا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کئی الہامات پورے ہوئے۔ مثلاً: پہلے گورنر جنرل سر ایف۔ ایم سنگھاٹے کے ذریعے یہ الہام پورا ہوا کہ ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔ اسی طرح ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔ گیمبیا بھی زمین کا ایک کنارہ ہے جس کے تین طرف سینیگال اور چوتھی طرف بحر اوقیانوس ہے گویا عملاً اس کے آگے صرف سمندر ہے۔ گیمبیا میں احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں (ساٹھ کی دہائی میں) لگا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایک تناور درخت بن چکی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے سارے ملک میں اب احمدیہ ہسپتال اور سکولز عزت کا نشان ہیں۔

جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے جو بالعموم اپریل میں ہوتا ہے لیکن اس سال نئی گورنمنٹ بنی ہے اور بائیس سالہ ڈکٹیٹر شپ کی جگہ جمہوریت آئی ہے۔ اپریل میں چونکہ قومی اسمبلی کے ممبران کا الیکشن تھا اس لئے جلسہ کے لئے مئی کا مہینہ تجویز کیا گیا۔ چنانچہ امسال جلسہ سالانہ مؤرخہ 12 تا 14 مئی 2017ء بڑی کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام پر جاری ’مسرور سینئر سکینڈری سکول‘ میں منعقد ہوا۔ اس کا سنگ بنیاد 2005ء میں رکھا گیا۔ اور اب تھوڑے ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو رہا ہے۔

سکول کے احاطہ کا رقبہ 58 / ایکڑ سے زائد ہے۔ جلسہ کی تیاری حسب روایت کئی ماہ پہلے سے شروع ہو چکی تھی۔ جلسہ سالانہ کمیٹی نے ہفتہ وار اپنے اجلاسات منعقد کئے۔ وقار عمل جماعت کی امتیازی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام نے کئی ماہ قبل وقار عمل کا آغاز کیا۔ گزشتہ سال رہائش کے لئے تمام کلاس رومز لجنہ کو دیئے گئے تھے اور مردوں کے لئے مارکیز کا بندوبست کیا گیا۔ امسال مرد و خواتین کے لئے چالیس میٹر لمبے اور بیس میٹر چوڑے ٹینٹ تیار کئے گئے۔ اس طرح رہائش کے مسئلہ کو حل کیا گیا۔ لیکن مہمانوں کی کثرت کے باعث بعض احباب نے جلسہ گاہ میں ہی رات گزارنے کو ترجیح دی۔

دفاتر کے لئے چھوٹے سائز کے خیمہ جات نصب کئے گئے۔ جلسہ میں شمولیت کے دعوت نامے اخبارات میں چھپوائے گئے۔ اور بعض ریڈیو چینلز پر کئی دن پہلے سے انگریزی، عربی اور مقامی زبانوں میں جلسہ میں مدعو کیا گیا۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز در و دیوار پر آویزاں کئے گئے تھے۔ جماعت کی ایک ٹیم نے بھی ملک کی اہم شخصیات سے رابطے کیے اور جلسے کی دعوت دی۔ ملک کے باقی حصوں میں ایریا (area) مشنریز نے

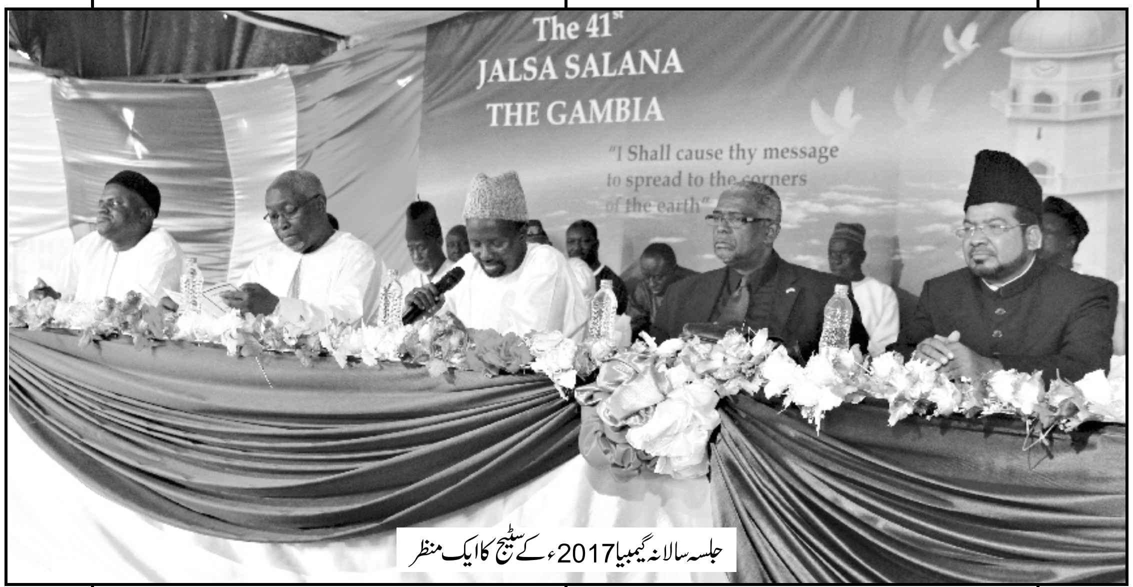

جلسہ سالانہ گیمبیا 2017ء کے سٹیج کا ایک منظر

گورنرز، چیفس وغیرہ تمام احباب کو بھرپور طریقے سے جلسہ کی دعوت دی۔

جلسہ سالانہ سے ایک دن قبل مکرم امیر صاحب گیمبیا نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اختتام پر انہوں نے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس کو نصائح کیں اور کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی۔ نیز ڈیوٹی دینے والوں کو نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

جلسہ گاہ اور سٹیج کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس دفعہ جلسہ کا مرکزی عنوان ’حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر اور بطور رحمۃ للعالمین‘ تھا۔

مہمانوں کی آمد جلسہ سالانہ سے دو دن قبل بدھ سے

شاملین جلسہ سالانہ گیمبیا 2017ء

ہی شروع ہو گئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق و شوق قابل دید تھا۔ نو مبایعین کی ایک بہت بڑی تعداد پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی تھی۔ ان کے لئے ہر چیز نئی تھی۔ ہمسایہ ملک گنی بساؤ اور سینیگال کے علاوہ یوکے، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ سے بھی وفود شامل ہوئے۔ سینیگال کا وفد امیر و مبلغ انچارج صاحب کی زیر قیادت اور گنی بساؤ کا وفد مکرم مبلغ انچارج صاحب کی قیادت میں آیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے پر سنا۔ ایم ٹی اے کا انتظام مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ اس ذریعہ سے بکثرت غیر از جماعت احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک چہرہ دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے بعد مقامی طور پر خطبہ دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش بھی لگائی جاتی ہے جو جماعتی تاریخ، شہدائے احمدیت، کتب سلسلہ کے تعارف، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم نیز مختلف جماعتی اداروں کی تصویر پیش کرتی ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش ’لارڈ ایوبری لائبریری‘ میں لگائی گئی تھی۔ لارڈ ایوبری برطانیہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ آپ انسانی حقوق کے لئے نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ لارڈ ایوبری صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے پیس ایوارڈ بھی حاصل کیا تھا۔ یہ لائبریری مسرور سینئر سکینڈری سکول میں سائنسی کتب پر مشتمل ہے۔ اس موقع پر سابق گورنر LRR ریجن، چیف آف فونی، بھی موجود تھے۔ مکرم امیر صاحب نے نمائش کا معائنہ کیا اور اسے سراہا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعتی پرچم لہرایا۔ ملکی پرچم وزیر زراعت مکرم عمر۔ اے۔ جالو نے لہرایا۔ اس موقع پر امریکن ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری برائے سیاسی و صنعتی امور اور مذہبی امور کے مشیر کے نمائندہ، پرمننٹ سیکرٹری اور دیگر شخصیات موجود تھیں۔

پہلے سیشن کا آغاز تقریباً پانچ بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت ہونے اور پُرامن کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ آپؐ نے سوسائٹی میں امن قائم کیا۔ اس کے لئے آپ نے عفو و درگذر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک امن کا پیغام اپنے ماننے والوں کو بطور اسوۂ حسنہ دے کر گئے۔ اگر آپؐ اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر سکتے ہیں تو آج اُمّہ اپنے اختلاف کیوں نہیں مٹا سکتی۔ اس لئے اس دنیا کے امن کی ضامن محمد ﷺ کی تعلیم ہی ہے اور آپ کا قرب بھی اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تمام دنیا کے مسائل کا حل اِتّباع سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرار دیا۔

مہمانوں کے ایڈریسز

اس کے بعد معزز مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔

❁ **وزیر زراعت عمر جالو نے کہا** کہ بڑی حیرت کی بات ہے لوگ جماعت احمدیہ پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں۔ مَیں نے ان کے ہیڈ کوارٹر ٹیلنڈنگ میں نماز پڑھی ہے۔ مَیں لندن میں بھی ان کی مسجد میں گیا ہوں۔ میں واشنگٹن میں بھی گیا ہوں۔ ہر جگہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی آواز ہی سنی ہے۔ انہوں نے جماعت کو یقین دلایا کہ نئی گورنمنٹ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے گی۔

❁ **انوائرنمنٹ اور نیچرل ریسورسز کے منسٹر آنریبل لامین۔ بی۔ ڈبا نے اپنے خطاب میں کہا** کہ وہ خوش ہیں کہ جماعت نے انہیں اپنے جلسہ میں بلایا اور خاص طور پر نوجوانوں کی اس جلسہ میں شرکت بہت اہم ہے اور یہ ملک کی ترقی کی دلیل ہے اور اس طریق سے جماعت ملکی ترقی میں کردار ادا کر رہی ہے۔

❁ سابق گورنر **LRR Honourable Salif Pouya نے جماعت احمدیہ کو خدمت انسانیت کا نشان قرار دیتے ہوئے کہا** کہ اگر خدمت انسانیت کی کسی نے مثال دیکھنی ہو تو احمدیت کو دیکھے۔

❁ **امریکن ایمبیسی کے Mr Jimmy Clarke فرسٹ سیکرٹری برائے سیاسی و اقتصادی امور نے جماعت کے پُرامن کردار کی تعریف کی اور کہا** کہ جماعت کو اسی طرح اپنا پُر امن پیغام پہنچانا چاہئے انہوں نے کہا کہ امریکن ایمبیسی کا تعاون امن پھیلانے کے سلسلہ میں ہمیشہ جاری رہے گا۔

❁ **Mr Lamin Queen Jamme سابق گورنر North Bank Region نے بھی اپنے جماعت کے ساتھ دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا اور بتایا** کہ وہ جماعت کے کردار کو اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ ملکی ترقی میں ادا کر رہی ہے

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2017ء کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب۔ علمائے سلسلہ کی تربیتی تقاریر اور مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد۔ ساڑھے پانچ ہزار سے زائد خدام کی شمولیت اور روح پرور ماحول میں تین دن۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 15، 16 اور 17 ستمبر 2017ء کو ہمپشائر کے علاقے کنگزلے (Kingsley) کی Country Market میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا جس میں قریباً ساڑھے پانچ ہزار خدام نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لاکر اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔

حضورانور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا جس میں حضورانور نے مختلف امور سے متعلق نصائح فرمائیں۔ حضورانور نے اس بات پر زور دیا کہ اسلام کسی قسم کی دہشتگردی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ باہمی محبت کو فروغ دینے کی تعلیم دیتا ہے۔

حضورانور نے اپنے خطاب میں کلمہ طیّبہ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی اور ہمیشہ اس کلمہ کو پیش نظر رکھنے کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ کلمہ ہر مسلمان کے اسلام کی بنیاد ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں''۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس پاکیزہ کلمہ کے بنیادی معانی یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عبادت کی بہترین شکل نماز ہے۔ یعنی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور اعلیٰ ترین عبادت نماز یعنی صلوٰۃ ہے۔ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پنجوقتہ فرض نمازیں ادا کریں۔ پس اگر ہم نمازوں کی ادائیگی میں سُست ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار بے فائدہ ہے، کسی اہمیت کا حامل نہیں اور جھوٹا اقرار ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی تعلیم دی ہے کہ سچّا مسلمان وہی ہے جس کا دل اور روح خدا تعالیٰ کی محبت سے مخمور ہے اور وہ اس ایمان میں رچا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ پس اس معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انسان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار صرف سطحی اور اس کے الفاظ کھوکھلے ہیں۔

کلمہ طیّبہ کے دوسرے حصّہ کے متعلق بات کرتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔ پس اس بات میں ذرّہ بھر بھی کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معیار سب سے اعلیٰ تھا۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو حقوق اللہ کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب صحابہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت میں عبادت کرتے ہوئے دیکھتے تو یہی دیکھتے کہ گریہ وزاری اور آہ و بُکا سے آپؐ کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔ عبادت، خشیتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی کے یہ بے نظیر معیار تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمائے اور جو تمام انسانیت کے لئے ایک نمونہ ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کے تمام احکام پر عمل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہر ذرّہ کلام الٰہی سے پیار میں اس قدر لپٹا ہوا تھا کہ کلام الٰہی سنتے وقت آپؐ پر رقّت طاری ہوجاتی اور آنسو جاری ہوجاتے تھے۔

حضورانور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے متعدد واقعات بھی پیش کئے جن سے علم ہوتا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیمات پر کس طرح بھرپور طور پر عمل کرکے اپنا نمونہ پیش فرمایا۔

چنانچہ حضورانور نے فرمایا کہ غزوۂ خیبر جو یہودیوں کے خلاف لڑا گیا بہت کٹھن، مشکل اور طویل غزوہ تھا۔ اس وقت بھوک اور فاقے کے ایام بڑھ گئے۔ یہود کے ایک حبشی چرواہے نے اسلام قبول کرلیا اور سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہود کی بکریوں کا کیا کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال میں امانت کی حفاظت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ جیسی قربانی دے دی مگر کیا مجال کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کرکے ان کو ہانک دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچادے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت بھی اپنے مدّمقابل کے حقوق کا خیال رکھا اور اس طرح امانتوں اور حقوق العباد ادا کرنے کی ایک بے نظیر مثال قائم فرمائی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں انسانیت کے حقوق کا خیال رکھنے کی جو تعلیم دی گئی ہے اور اپنے مفادات پر ایمان کے تقاضوں کو فوقیت دینے سے متعلق جو اسلامی تعلیم ہے اُس کی مثال دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے وقت اپنے کاروبار اور دیگر کام چھوڑ کر نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جانے کا حکم مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ تاہم بہت سے مسلمان ایسے بھی ہیں جو دنیاوی امور کو دینی کاموں پر فوقیت دیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اُس معاشرہ میں اگرچہ یہ عام بات تھی کہ تجارت میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جائے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے اس بات کی ممانعت فرمائی اور ہر قسم کا جھوٹ بولنے سے منع فرمادیا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہر قسم کی تجارت سے قبل صدقہ و خیرات کیا کرو۔

حضورانور نے اُس حدیث مبارکہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ حضورانور نے اس حدیث کے حوالہ سے فرمایا کہ اگر لوگ اس تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے تو نجی سطح پر بھی اور معاشرتی سطح پر بھی نفرتیں اور تنازعات کا خاتمہ ہوجاتا۔ اس حدیث میں صرف مسلمانوں کو حکم نہیں دیا گیا کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں بلکہ یہ حدیث انہیں رفاہی کاموں کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے کیونکہ حدیث کے گہرے معانی تقاضا کرتے ہیں کہ مسلمان فعّال ہوکر انسانیت کی مدد اور خدمت کرے۔

اپنے اہل خانہ کا خیال رکھنے سے متعلق اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت سے پیش آیا کرے اور کامل طور پر اُس کی عزت کیا کرے۔

اپنے خطاب کے اختتام پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن تھا کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو مانے اور یہ کہ انسانیت کے حقوق ادا کرے۔ ہمیں ذاتی طور پر از خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کی اکثریت اسلام کو ایک شدّت پسند مذہب تسلیم کرتی ہے اور دہشتگردی کو ہوا دینے والا مذہب سمجھتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی سعی کرنی چاہئے تا کہ دنیا کو سمجھ آجائے کہ اسلام درحقیقت ایک امن پسند مذہب ہے جو یہ چاہتا ہے کہ انسانیت اپنے خالق کو پہچانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

حضورانور کے خطاب سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ امسال ایک سو سے زائد قیادتوں کے ساڑھے پانچ ہزار خدام نے اجتماع میں شمولیت کی۔ تین دن کے دوران مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تربیتی پروگراموں کا بھی انعقاد کیا گیا جس کے لئے مختلف علماء مقام اجتماع میں تشریف لاتے رہے۔ اجتماع کے دوران ایک ایسی جگہ بھی مخصوص کی گئی تھی جہاں جاکر خدام اپنے ذہنوں میں پیدا ہونے والے ایسے مختلف سوالات جن کا تعلق مذہبی یا معاشرتی امور سے ہو، بصیغہ راز دریافت کرسکتے تھے۔ الغرض یہ اجتماع ہر پہلو سے بہت کامیاب رہا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کا انعقاد ہر پہلو سے بابرکت فرمائے اور منتظمین کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

(قسط ہفتم)

❁ سورۃ انفال کی آیت 72 اور آیت 73 میں ایک مضمون ایسا بیان ہوا ہے جو مسلمانوں کو نہ صرف ان تمام الزامات سے بری کرتا ہے جو جارحانہ جنگ کے بارہ میں اسلام پر لگائے جاتے ہیں بلکہ اس میں آجکل کی بین الاقوامی کشمکشوں کے سلسلہ میں رہنمائی بھی ہے اور اخلاقی بلندیوں کے حصول کا ایک سبق ہے۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یُہَاجِرُوۡا مَا لَکُمۡ مِّنۡ وَّلَایَتِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُہَاجِرُوۡا ۚ وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡکُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ۔ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡہُ تَکُنۡ فِتۡنَۃٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ فَسَادٌ کَبِیۡرٌ (الانفال:73-74) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی یہ لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ مگر جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہ کی تم پر ان کی مدد کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

یہاں تک اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ اگر مومن ظلم کا نشانہ بنتے ہیں تو ان کے لئے ہجرت کا راستہ کھلا ہے۔ آیت کو غور سے دیکھیں اس میں ہجرت کے بعد جہاد کا ذکر ہے گویا یہ مضمون ہے کہ مظلوم مسلمان پہلے ہجرت کریں پھر بھی اگر دشمن کی شرارت ختم نہیں ہوتی تو جہاد کریں۔

دوسری اہم بات یہ فرمائی کہ جو لوگ ہجرت نہیں کرتے ان کی ذمہ واری اسلامی حکومت پر نہیں۔ اگر یہ لوگ اسلامی حکومت سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کی جاسکتی ہے مگر ایسی غیر مسلم قوم کے خلاف نہیں جس سے اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو جیسا کہ فرمایا۔ وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡکُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ۔ اب اگر کوئی شخص دیانتداری کے ساتھ ان دونوں آیات کے مضمون پر غور کرے گا۔ وہ ہرگز مسلمانوں پر جارحانہ حملے کا الزام نہیں لگا سکے گا۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ وہ مظلومیت کی صورت میں ہجرت کریں اور جہاد کا مرحلہ ہجرت کے بعد آتا ہے۔ دوسرے جو ہجرت نہیں کرتے ان کی ذمہ واری اسلامی مملکت پر نہیں ہے۔

یہ ہیں قرآن مجید کی ہدایات۔ اب آپ غور کیجئے کہ کیا آج کل کے نام نہاد علماء کے فتوے ان ہدایات کے مطابق ہیں؟ یہ فتوے تو غیر مسلموں کی گردنیں اڑانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتے۔

❁ آج کی غیر مسلم مغربی دنیا میں یہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ جو غیر مسلم بھی ملے اس کی گردن اڑا دیں۔ یہ بات سراسر غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ اسلام نے صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے۔ جارحانہ حملہ کی قطعاً اجازت نہیں دی بلکہ صرف جارحانہ حملہ کرنے والوں کے مقابلہ کی اجازت دی ہے۔ ابتدائی دور میں جارحانہ حملوں کی ابتدا مشرکین کی طرف سے ہوئی۔ ان کے جواب میں مسلمانوں کو یہ ارشاد ہوا اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا (الحج:40) کہ ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا جارہا ہے بلکہ واضح طور پر حکم دیا گیا کہ جن مشرکوں سے معاہدات کئے گئے ہیں اور وہ ان معاہدات کی پابندی کررہے ہیں ان سے پوری طرح معاہدات کی پابندی کی جائے۔ جیسا کہ فرمایا اِلَّا الَّذِیۡنَ عٰہَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ثُمَّ لَمۡ یَنۡقُصُوۡکُمۡ شَیۡئًا وَّ لَمۡ یُظَاہِرُوۡا عَلَیۡکُمۡ اَحَدًا فَاَتِمُّوۡۤا اِلَیۡہِمۡ عَہۡدَہُمۡ اِلٰی مُدَّتِہِمۡ (التوبۃ:4) مشرکوں میں سے جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے اگر مشرکوں نے تم سے اس کے بارہ میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے تو ان کا معاہدہ ان کی مدت تک پورا کرو۔

کیا وہ لوگ جن کو ان کا مذہب حکم دیتا ہے کہ جو معاہدہ مشرکوں کے ساتھ کیا ہے اس کی پوری طرح پابندی کرو وہ ان کی جان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں؟

اسلام کی تاریخ کا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی جانتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دَور میں کبھی بھی مسلمانوں نے جارحانہ حملے نہیں کئے۔ دفاعی جنگ لڑی۔ جارحانہ حملوں کی ابتدا ہمیشہ مشرکوں کی طرف سے ہوئی۔ اور نہایت کم تعداد، کم سازو سامان، کم ہتھیاروں والے مسلمانوں نے ہمیشہ قربانیوں کے زور پر اللہ کے فضل سے کامیابی حاصل کی۔ اس صورتحال میں اس آیت کو پڑھئے۔ لکھا ہے وَ اِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اسۡتَجَارَکَ فَاَجِرۡہُ حَتّٰی یَسۡمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبۡلِغۡہُ مَاۡمَنَہٗ (التوبۃ:6) کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو (یادرہے کہ یہ مشرک جارحانہ حملوں کی ابتدا کیا کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے۔ پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پہنچادو۔

فرمائیے! کیا جن مسلمانوں کا یہ طریق تھا ان کو آپ معصوم اور بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کا مجرم قرار دے سکتے ہیں؟ کیا حملہ آور دشمنوں کو ان کی پناہ کی جگہ میں واپس پہنچانا دنیا کے کسی اور ضابطۂ قوانین میں درج ہے؟ اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر بے گناہوں کو قتل کرتے پھرتے ہیں کیا وہ تعلیم اسلام کے بالکل الٹ عمل نہیں کررہے؟

مغربی دنیا اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے کہ مسلمان مشرکوں پر حملہ آور ہوتے تھے اور اسی زمانہ میں قرآن یہ اعلان کررہا ہے کہ لَا یَرۡقُبُوۡنَ فِیۡ مُؤۡمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّۃً ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ (التوبۃ:10) یہ مشرک کسی مسلمان کے بارہ میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہدو پیمان کا۔ اور وہ aggression کے مرتکب ہو رہے ہیں (نہ کہ مسلمان)

اب کیا کہتے ہیں وہ نام نہاد علما جو اپنے بھولے بھالے مریدوں کو اپنے ظالمانہ اقدامات کی ترغیب کے لئے پہلے دور کے مسلمانوں کا نام لے کر جارحیت کے ارتکاب کی تلقین کرتے ہیں؟

مغربی دنیا کے لکھنے والے اور ان کی کتابوں کو پڑھ کر متاثر ہونے والے نام نہاد مسلمان صحابہؓ اور تابعینؒ پر جارحانہ حملوں کا جو الزام لگاتے ہیں وہ اگر سورۃ توبہ کی آیت نمبر 12 ہی پڑھ لیں تو ان کی غلط فہمی دُور ہوسکتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنۡ نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَہۡدِہِمۡ وَ طَعَنُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّۃَ الۡکُفۡرِ ۙ اِنَّہُمۡ لَاۤ اَیۡمَانَ لَہُمۡ لَعَلَّہُمۡ یَنۡتَہُوۡنَ (التوبۃ:12) کہ اگر یہ لوگ اپنے معاہدہ کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو تم پھر (عوام کو قتل کرنے کی بجائے) ان انکار کرنے والوں کے سرداروں سے (جو معاہدہ توڑ کر حملہ کرنے والوں کے ذمہ وار ہیں) لڑائی کرو تا کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آجائیں۔

مذکورہ بالا آیت کے بعد جو آیت ہے اس کو پڑھنے کے بعد کسی مستشرق یا نام کے مسلمان کا یہ الزام سراسر باطل ہوجاتا ہے کہ صحابہ اور تابعین کے دور میں جنگ کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ وَ ہَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَ ہُمۡ بَدَءُوۡکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَہُمۡ ۚ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡہُ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (التوبۃ:13) کیا تم ان لوگوں سے بھی نہیں لڑوگے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ یں اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نکالنے کا plan بنایا اور انہوں نے پہلی مرتبہ تم سے ابتدا کی تھی (کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جنگ کرنا چاہتے تھے اور جنگ کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی) کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

اس کے بعد نام نہاد علما کا یہ کہنا کہ جنگ کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی صریحاً قرآن شریف کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟

مغربی علماء اسلام اور مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ عرب کے مشرکوں کی اخلاقی حالت اس وقت کیا تھی اور کس طرح لوٹ مار، جنگ و جدل ان کا پیشہ تھا اور سراسر جارحیت کا الزام مسلمانوں پر لگاتے ہیں۔ اس وقت کا اگر کوئی document موجود ہے تو وہ قرآن ہے جو علی الاعلان کہہ رہا ہے۔ وَ قَاتِلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ کَآفَّۃً (التوبۃ:36) کہ تم مسلمان سب مل کر مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سے لڑ رہے ہیں۔

یا اب بھی آپ مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے چلے جائیں گے کہ جنگ کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی تھی؟

قرآن مجید تو بار بار اشارۃً بلکہ وضاحتاً کہتا ہے کہ جب مسلمانوں کو کہا گیا کہ مشرکوں کے حملہ کا دفاع کریں تو وہ جنگ کرنا نہیں چاہتے تھے اور جنگ ان کو ناپسند تھی (سورۃ البقرۃ:217) اور پھر آیت اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا ...الآیۃ اوپر درج ہوچکی ہے اس میں بھی یہ اشارہ موجود ہے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 24 میں بھی یہ اشارہ ہے اور سورۃ توبہ کی آیت نمبر 38 اور 39 میں تو صاف ذکر ہے۔ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَکُمۡ اِذَا قِیۡلَ لَکُمُ انۡفِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَی الۡاَرۡضِ ؕ اَرَضِیۡتُمۡ بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا مِنَ الۡاٰخِرَۃِ ...(التوبۃ:38-39) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں کیا ہوا کہ جب تمہیں کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو گئے۔ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا پر راضی ہو گئے ہو۔ پھر فرمایا اِلَّا تَنۡفِرُوۡا یُعَذِّبۡکُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۬ۙ وَّ یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ کہ اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہارے بجائے ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا۔

یہ لوگ ہیں جن کے متعلق الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے حملہ کی ابتدا کی تھی؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ حملہ آور کا مقابلہ کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ کوئی کہنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ نکلنے کا حکم جنگ کی ابتدا کرنے کے لئے تھا۔ اس کا جواب اگلی آیت میں موجود ہے۔

آیت نمبر 40 میں فرماتا ہے اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ:40) کہ اگر تم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ نے تو آپؐ کی مدد اس وقت بھی فرمائی تھی جب آپؐ دو میں سے ایک تھے۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور آپؐ اپنے ساتھی کو کہہ رہے تھے لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ حملہ کرنے کی ابتدا مخالفین کی طرف سے ہو چکی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ شہر سے نکل کر روانہ ہوچکے تھے اور ایک غار میں پوشیدہ تھے۔ اب جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنگ وجدل کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی اور اس کو وہ اپنے موجودہ زمانہ کی قتل و غارت کا جواز بناتے ہیں وہ اس آیت کے متعلق کیا کہیں گے جو کہہ رہی ہے کہ آپؐ کو کفار نے نکلنے پر مجبور کردیا تھا؟

❁ جنگ وجدل کی ابتدا کرنے کا مسلمانوں پر الزام لگانے والے یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیا مسلمانوں کی تعداد اور مسلمانوں کے سازوسامان اور ہتھیار اور بے کسی اور بے بسی کی حالت ان کو جارحانہ حملوں کی اجازت دے سکتی تھی؟ یہ تو کچھ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی کہے کہ مثلاً بنگلہ دیش نے امریکہ اور روس پر حملہ کردیا ہے۔ کیا کوئی صحیح الدماغ اس بات کو صحیح ماننے پر مائل ہوگا؟ قرآن شریف نے جب مسلمانوں کو ہدایت دی کہ اب وہ دفاعی جنگ کریں تو آیت نمبر 41 میں اس طرف واضح اشارہ ہے کہ ہدایت دینے والے کو مسلمانوں کی کمزوری کا علم ہے کیونکہ فرماتا ہے اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا کہ تم خواہ ہلکے ہو یا بوجھل تم نکلو۔ آیت کا یہ ٹکڑا بتا رہا ہے کہ مسلمانوں کی کمزوری اور سخت بوجھوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے اور اس علم کے باوجود وہ حملہ آوروں کے دفاع کا ارشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ اگر تمہیں پتہ ہو تو (یہ مقابلہ جو بظاہر نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے) تمہارے لئے بہتری کا باعث ہوگا۔ (اور بالآخر ایسا ہی ثابت ہوا)

❁ اہل مغرب جو اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں ان میں شاید سب سے زیادہ اس بات پر ہوتا ہے کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر کے ذریعہ لوگوں کو مسلمان بنایا۔ قرآن شریف نے سورۃ یونس میں ایک آیت میں اس کی تردید فرمائی ہے اور جبر کے ذریعہ کسی کو مسلمان بنانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک فطرت کے خلاف قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے وَ لَوۡ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُکۡرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (یونس:100) کہ اگر تمہارا رب اپنی مشیت کو نافذ فرماتا تو جس قدر لوگ سطح زمین پر ہیں وہ سب کے سب ایمان لے آتے۔ مگر کیا آپؐ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ ایمان لے آئیں۔ گویا اگر آپؐ کی فطرت اس بات کو قبول نہیں کرتی کہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کریں تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح جبر کرکے سارے کرّۂ ارض کو مومن بنا سکتا ہے؟

قرآن مجید میں کائنات کی تخلیق کی ایک غرض یہ لکھی ہے کہ وہ تمہارا امتحان لے، کہ کس کے عمل اچھے ہیں۔ فرمایا وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا (ھود:8) اور قرآن کے نہ ماننے والے قرآن پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ جبراً مومن بنانے کا حکم دیتا ہے۔ اگر جبراً مومن بناتے یعنی مومنانہ عقائد اور مومنانہ اعمال کرنے کے لئے جبر کا حکم قرآن میں ہوتا تو یہ غرض کس طرح حاصل ہوتی کہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج ہم دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے۔ مسلمان گروہوں میں ہے۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں۔ ہر ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے۔ اس کا حق مارتا ہے۔ کسی بھی ذریعہ سے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے جس پر یہ لوگ عمل کر رہے ہیں؟ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے جس کی یہ لوگ پیروی کر رہے ہیں؟ آجکل تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ دنیاداری غالب ہے۔ اگر مذہب کا نام بھی لیتے ہیں تو سیاست چمکانے کے لئے اور اپنے زُعم میں اپنی حکومتیں قائم کرنے کے لئے یا بچانے کے لئے۔

کیا اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرے اس کا یہی حال ہوتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ علماء جن کو عامّۃ المسلمین عام طور پر اللہ تعالیٰ کا پیارا سمجھتے ہیں، اس کے قریب سمجھتے ہیں، وہ سب سے زیادہ دنیا میں فساد پیدا کر رہے ہیں۔ اب تو خود پاکستان میں بعض تجزیہ نگار اور کالم نویس اخباروں میں بھی لکھنے لگ گئے ہیں دوسرے میڈیا پر بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ حالت ان نام نہاد علماء نے ایسی کر دی ہے۔ پس اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اس کی بات سننا چاہتے ہیں، نہ عوام کو سننے دیتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف وہراس اور فتنہ وفساد کی صورت پیدا کر دی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ارفع و اعلیٰ مقام اور آپ کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ملنے والے مراتب کا بصیرت افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20/اکتوبر 2017ء بمطابق 20/اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پڑھا تھا جس میں آپ نے مسلمانوں کی عمومی حالت کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں۔ پھر آگے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا (اس کا پہلے ذکر نہیں ہوا تھا) کہ

''یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہیں''۔ یعنی مسلمان عمومی طور پر سمجھتے ہیں کہ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہیں ''اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے کے دنوں میں روزے بھی رکھتے ہیں اور زکوۃ بھی دیتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مگر مَیں کہتا ہوں کہ ان کے تمام اعمال اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں ورنہ اگر یہ اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں؟''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 343۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج ہم دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے۔ مسلمان گروہوں میں ہے۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں۔ ہر ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے۔ اس کا حق مارتا ہے۔ کسی بھی ذریعہ سے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے جس پر یہ لوگ عمل کر رہے ہیں؟ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے جس کی یہ لوگ پیروی کر رہے ہیں؟ آجکل تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ دنیاداری غالب ہے۔ اگر مذہب کا نام بھی لیتے ہیں تو سیاست چمکانے کے لئے اور اپنے زُعم میں اپنی حکومتیں قائم کرنے کے لئے یا بچانے کے لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارے میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ سنہری حروف میں لکھا جانے والا بیان ہے کہ ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن''۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 305 حدیث 25816 مسند عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء) کہ آپ کی سیرت اور آپ کے معمولات کا پتہ کرنا ہے تو قرآن کریم آپ کی سیرت کی تفصیل ہے اسے پڑھو۔ اور یہ نمونے آپ نے اس لئے قائم فرمائے کہ آپ کو ماننے والے مومن اس پر عمل کریں۔ صرف نعرے لگانے کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میرے سے حقیقی تعلق صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے سے قائم نہیں ہو گا بلکہ میری محبت کو حاصل کرنا ہے تو پھر میرے محبوب رسول کی پیروی کرو۔ اس کے اُسوہ کو اپناؤ تو میرے پیارے بن جاؤ گے۔ تمہیں وہ مقام مل جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی قربت کا مقام ہے ورنہ تمہارے نعرے کھوکھلے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:32) کہ تُو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرے اس کا یہی حال ہوتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ علماء جن کو عامّۃ المسلمین عام طور پر اللہ تعالیٰ کا پیارا سمجھتے ہیں، اس کے قریب سمجھتے ہیں، وہ سب سے زیادہ دنیا میں فساد پیدا کر رہے ہیں۔ اب تو خود پاکستان میں بعض تجزیہ نگار اور کالم نویس اخباروں میں بھی لکھنے لگ گئے ہیں، دوسرے میڈیا پر بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ حالت ان نام نہاد علماء نے ایسی کر دی ہے۔ پس اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اس کی بات سننا چاہتے ہیں، نہ عوام کو سننے دیتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف وہراس اور فتنہ وفساد کی صورت پیدا کر دی ہے۔

یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہر روز لگتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ دنیاوی خواہشات کی تکمیل اور اپنی بڑائی کے لئے جماعت کا قیام کیا ہے۔

بہرحال ہم جانتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تجدید وتکمیل اشاعت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا۔ قرآن کریم کے

علوم ومعارف کا فہم وادراک آپ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حاصل ہوا۔ آپ نے ہر موقع پر قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ اس آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کو مختلف مواقع پر مختلف زاویوں اور معانی کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا اور یہی وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلا کر، اس کا پیارا بنا کر فتنہ وفساد کی حالت سے نکالنے والی بن سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے لئے اپنی بقا کو قائم رکھنے کے لئے، اپنے ملکوں میں امن قائم رکھنے کے لئے، اسلام کی شان وشوکت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں۔ نیک نتائج اس وقت قائم ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی ہوگی ورنہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے۔

اس وقت مَیں نے اس آیت کی تشریح میں بعض اقتباسات لئے ہیں جو آپ نے فرمائے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب بھی یہی حُبّ دنیا ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ اب جبکہ حُبّ دنیا کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی (کہو) اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اب اس حُبّ اللہ کی بجائے اور اِتّباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حُبّ الدنیا کو مقدم کیا گیا ہے۔ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا دار تھے؟ کیا وہ (نعوذ باللہ) سود لیا کرتے تھے؟ یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے؟ کیا آپ میں معاذ اللہ نفاق تھا، مداہنہ تھا؟ دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو! اِتّباع تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 349-348۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن آجکل عملی طور پر جو مسلمانوں کی حالت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی جو فعلی شہادت اس کے خلاف ہے وہ اس بات کی گواہ ہے کہ اُن کا یہ بُرا حال ہو رہا ہے۔ ملک ملک لڑ رہے ہیں۔ غیروں کے پاس جا کر ہم مسلمان ممالک دوسرے مسلمان ممالک کے خلاف لڑنے کے لئے بھیک مانگتے ہیں۔

اب گزشتہ دنوں امریکہ کے صدر نے جو ایران کے خلاف دوبارہ پابندیاں لگانے کا ایک اعلان کیا اور اس کے اوپر کام ہو رہا ہے اس پہ سارا یورپ، یورپی یونین، دوسرے ممالک اس کے خلاف ہیں۔ اور یہاں انگلستان میں ایک انگریز کالم لکھنے والے نے لکھا کہ امریکہ کے صدر کی اس حرکت پر ساری دنیا خلاف ہے سوائے تین ممالک ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ امریکہ بڑا اچھا کر رہا ہے۔ ایک تو امریکہ خود، ایک اسرائیل اور ایک سعودی عرب۔ اب سعودی عرب مسلمان ملک کے خلاف ایک غیر مسلم ملک کو جنگ کرنے کی اجازت دے رہا ہے بلکہ اس کا ساتھ دے رہا ہے۔ تو یہ حالات ہیں مسلمانوں کے۔ اور اسی کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے کہ تم لوگ تو بھٹکے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی انسان کس طرح کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو انسان کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے کس طرح فیضیاب ہو سکتا ہے۔ اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ انعامات کس طرح ملے؟ آپ کے خلاف یہ فتوے دیئے جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے انحراف کرنے والے ہیں۔ آپ اسلام کی تعلیم سے ہی انحراف کرنے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں سچ کہتا ہوں (اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں) کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام وبرکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں‘‘۔ (اعلیٰ درجہ کا جو تزکیہ نفس ہوتا ہے ایک مقام پر انسان پہنچتا ہے تبھی اللہ تعالیٰ سے انعامات وبرکات ملتے ہیں۔ کشوف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ) ’’جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں ہوں‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 204۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اس زمانے میں مجھ سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اس لئے کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں کھویا گیا۔ آپ کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے پھر محبت کا سلوک کیا۔

پس آپ پر الزام لگانے والوں کے الزام کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرایا ہے۔ جبکہ آپ تو فرما رہے ہیں کہ جو مقام مجھے ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت اور آپ کی کامل پیروی کے ذریعہ سے ملا۔ جس کو دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام گرانے والا سمجھتی ہے وہی حقیقی عاشق صادق ہے جس نے حقیقی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا نوازا کہ اپنے حبیب سے محبت کرنے کی وجہ سے اپنا بھی محبوب بنا لیا۔

اس کامل پیروی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کام آپ کے سپرد فرمایا اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 14۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

[’’ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو‘‘۔ (یہ جو آیت ہے اس کا ترجمہ ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شئے ہے جو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جو ہے وہ کی جائے تو وہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو‘‘۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔) فرماتے ہیں کہ ’’اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت ومشقت اور جَپ تَپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا۔ انوار وبرکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔ اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے اس کو وہ نورِ ایمان، محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش وجذبات کی تنگ وتاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) ’’اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ۔ یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 183۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ روحانی مُردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ آپ کے پیچھے چلنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے والے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

’’سعادتِ عُظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے۔ جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے۔ اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کر لے‘‘۔ (رسمی نمازیں نہیں ہیں۔ نمازیں اس طرح ادا کرو جو ان کا حق ہے۔ جو ان کے اوقات ہیں اس کی پابندی کرنی ضروری ہے اور پھر اس طرح عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے ہو ورنہ تو یہ ساری رسمی عبادتیں ہیں) فرمایا کہ ’’اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 186۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حقیقی پیروی کرنے والے اپنی عبادتوں کے بھی معیار بلند کرتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اس لحاظ سے بھی ہمیں ضرورت ہے ورنہ ہمارا بھی پیروی کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل موحّد ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ ’’اے رسول! تُو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو‘‘۔ (یہ آیت کا ترجمہ ہے۔) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اِتّباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحّد کا نمونہ تھے‘‘۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 115۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یعنی اب آپ اس سے یہ استنباط کر رہے ہیں، یہ دلیل دے رہے ہیں کہ آپ کامل موحّد تھے۔ اس مقام پر پہنچے ہوئے تھے جس پہ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لئے عبادت کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی نمونہ ٹھہرایا جس طرح دوسرے اخلاق فاضلہ کے بارے میں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع کی جاوے۔ سچی اِتّباع آپ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ 87۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک تو عبادت کے رنگ ہیں۔ ایک دوسرے اخلاق فاضلہ کے رنگ ہیں۔ اور سچی اِتّباع کا مطلب ہی یہی ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ ان میں پیدا کی جائیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کَانَ خُلُقُہُ الۡقُرۡاٰن۔ کہ آپ کے اخلاق فاضلہ اگر دیکھنے ہیں تو قرآن کریم پڑھ لو۔ وہی اس کی تفسیر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اَوروں کو کہنے سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے کس حد تک قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ یہ بیعت کا حصہ بھی ہے۔ سچائی کو ہم نے کس حد تک قائم کیا ہے۔ انصاف کو ہم کس حد تک قائم کرنے والے ہیں۔ لوگوں کے حقوق دینے میں ہم کس حد تک کوشش کرنے والے ہیں۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ (الزمر:54) (یعنی کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔) فرمایا کہ ’’اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے ۔قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ 322-321۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس انتہائی گنہگار بھی استغفار کرنے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اگر حقیقت میں اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنا چاہے تو پھر خدا تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ : ’’اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ مُردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے‘‘۔ جو نئی نئی رسمیں پیدا کرلی ہیں یہ صرف آپ کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک لحاظ سے آپ کی ہتک ہے۔ اب جنہوں نے ہتک رسول کے قانون پاس کئے ہوئے ہیں وہ سب سے بڑھ کے ان بدعات میں ملوّث ہیں۔ یہ ہتک کس طرح کی جاتی ہے؟) آپ فرماتے ہیں کہ ’’...... گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی نہیں سمجھا جاتا اور اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی‘‘۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ 440۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو۔ اس اِتّباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل مُتّبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کردے عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو عُلَمَآءُ اُمَّتِیۡ کے مفہوم کے اندر داخل ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 97-96۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر نفسانی جذبات کو ٹھنڈا کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی ضرورت ہے۔ آپ کے اسوہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ حقیقی معرفت اور بصیرت اللہ تعالیٰ کی حاصل کرنی ہے، اس کا محبوب بننا ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ گناہ آلود زندگی سے نجات پانی ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو لوگ یہ کرتے ہیں وہ اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

(الموضوعات الکبریٰ از ملا علی قاری صفحہ 159 حدیث 614 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

لیکن آجکل کے علماء اس میں شامل نہیں ہیں۔ یہ وہ مقام نہیں پانے والے۔ کیونکہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فیض کے قائل ہی نہیں ہیں۔ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس سے فیض مل سکتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوبِ الٰہی تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتائی۔ جیسا کہ فرمایا قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ تو میری اِتّباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالے گا‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا۔) فرماتے ہیں کہ ’’اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اِتّباع محبوب الٰہی تو بنا دیتی ہے پھر اور کیا چاہئے؟‘‘ (ملفوظات جلد8 صفحہ 65۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہوسکتی ہے وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ کہ اے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بُغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد8 صفحہ 435-434۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ ہے ہمارے ایمان کا حصہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارہ میں ایک عیسائی سے آپ کی بحث ہو رہی تھی۔ سوال جواب ہو رہے تھے۔ اس عیسائی نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں یہ کہتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ’’میرے پاس آؤ تم جو تھکے اور ماندہ ہو کہ مَیں تمہیں آرام دوں گا‘‘ اور یہ (بھی کہا عیسیٰ علیہ السلام نے) کہ ’’میں روشنی ہوں اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں۔‘‘ (یعنی میں روشنی ہوں۔ میں رستہ دکھانے والا ہوں۔ میں زندگی دینے والا ہوں۔ میرے پاس آؤ۔ تو عیسائی نے سوال کیا کہ) ’’کیا بانیٔ اسلام (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ کلمات یا ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں؟‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ’’قرآن شریف میں صاف فرمایا گیا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گزشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے‘‘۔ (مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ روشنی پاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اعلان کریں کہ جو میری پیروی کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا اور گناہ بھی بخشے جائیں گے۔) فرماتے ہیں کہ ’’پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے‘‘۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، روحانی خزائن جلد12 صفحہ 372)

یہ وہ زمانہ تھا جب ہر طرف عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ ہندوستان میں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے۔ مسلمان علماء اور دوسرے لیڈروں کو توفیق نہیں تھی کہ اسلام کا دفاع کرسکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور شان کو ایسے رنگ میں بیان کریں کہ غیر مسلموں کے منہ بند ہوسکیں۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور پھر ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کہ عیسائی پادریوں کے اسلام پر حملے کو اللہ تعالیٰ کے اس پہلوان نے، اس جری اللہ نے دلائل اور براہین سے روکا۔ اور نہ صرف روکا بلکہ پسپا کیا اور اس بات کا اظہار اس وقت کے مسلمانوں نے کیا۔ تاریخ میں ہمیں ملتا ہے بلکہ اِس زمانے کے علماء جو ہمارے مخالف ہیں انہوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا۔ چنانچہ چند سال پہلے ڈاکٹر اسرار احمد جو فوت ہو گئے ہیں انہوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ اُس زمانے میں حقیقت میں اسلام کا دفاع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی کیا تھا۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح آپ نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلند کیا کسی اور مسلمان عالم کو اس کی توفیق نہیں ملی۔

پھر قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی خوبصورت استدلال آپ نے

پیش فرمایا۔عربوں میں تو خاص طور پر اب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھا جاتا ہے اور یہ ان کا بڑا راسخ نظریہ ہے۔ بہر حال اس کا ردّ کرتے ہوئے اس دلیل سے آپ فرماتے ہیں کہ:

”میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپ کی اِتّباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اب محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے فعل کے ساتھ خاص موانست ہو“۔ (خاص اُنس ہو۔ ایک تعلق ہو۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”اور مرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔“ (یعنی آپ کی وفات ہوئی۔) ”آپ نے مر کر دکھا دیا۔ پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو کرے؟ یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ رہے؟“۔ (اگر کوئی حقیقی طور پر آپ کو ماننے والا ہے تو نہ وہ زندہ رہ سکتا ہے، نہ کوئی آرزو کرے گا اور نہ ہی اس کو کسی اور کے زندہ رہنے کے نظریے پر یقین رکھنا چاہئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپ کی اِتّباع میں ایسا گم ہو کہ اپنے جذباتِ نفس کو تھام لے اور یہ سوچ لے کہ مَیں کسی کی اُمّت ہوں۔ ایسی صورت میں جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں وہ کیونکر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اور اِتّباع کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اس لئے کہ آپ ؐ کی نسبت وہ گوارا کرتا ہے کہ مسیح کو افضل قرار دیا جاوے اور آپ ؐ کو مُردہ کہا جاوے۔ مگر اُس کے لئے وہ پسند کرتا ہے کہ زندہ یقین کیا جاوے“۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 229-228۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا، آپ کی اِتّباع کا دعویٰ۔ دوسری طرف یہ کہہ کر کہ مسیح زندہ ہے اس کو افضل قرار دیا جا رہا ہے۔

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہر لحاظ سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا ہے اور آپ کی شان کو بلند فرمایا ہے اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا جس پر علماء کو ہر وقت اعتراض رہتا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ فرماتے ہیں:

”غور کر کے دیکھو کہ جب یہ لوگ خلافِ قرآن وسنّت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو پادریوں کو نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اور وہ جھٹ پٹ کہہ اٹھتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا اور معاذ اللہ وہ زمینی ہے“۔ (اور یہی کچھ ٹی وی چینلوں پر ہوتا رہا ہے جس پر عرب دنیا میں بڑی بے چینی پیدا ہوتی رہی ہے۔ آخر کار جب ہماری دلیلیں سنیں، ”حِوار“ کے پروگرام سنے، ایم ٹی اے پر عربی پروگرام سنے، تب بہت سارے لوگوں نے اس کو پسند کیا اور ان دلائل کے قائل ہوئے۔ لیکن علماء پھر بھی قائل نہیں ہو رہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”حضرت عیسیٰ زندہ اور آسمانی ہے اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے“۔ ان کی یہ باتیں ہیں کہ وہ جھٹ کہتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔ عیسائی پادری یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمانی ہیں اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے عیسائی یہ کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے۔ یہی ان کا پراپیگنڈہ ہوتا رہا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”سوچ کر بتاؤ کہ وہ پیغمبر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہے ایسا اعتقاد کر کے اس کی فضیلت اور خاتمیت کو یہ لوگ بٹّہ نہیں لگاتے؟ ضرور لگاتے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”مَیں یقین رکھتا ہوں کہ پادریوں سے جس قدر توہین ان لوگوں نے اسلام کی کرائی ہے“ (یعنی ان مسلمانوں نے جو یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں) ”اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہلایا ہے۔ اسی کی سزا میں یہ نکبت اور بدبختی ان کے شامل حال ہو رہی ہے“۔ (مسلمانوں کا جو حال ہے یہ اسی وجہ سے ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”ایک طرف تو منہ سے کہتے ہیں کہ وہ افضل الانبیاء ہیں۔“ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں) ”اور دوسری طرف اقرار کر لیتے ہیں کہ 63 سال کے بعد مر گئے اور مسیح اب تک زندہ ہے اور نہیں مرا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا“ کہ اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔) ”پھر کیا یہ ارشاد الٰہی غلط ہے؟“۔ فرماتے ہیں ”نہیں۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی کلمہ توہین کا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی فضیلت ہے جو کسی نبی میں نہیں ہے۔ مَیں اس کو عزیز رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو جو شخص بیان نہیں کرتا وہ میرے نزدیک کافر ہے“۔ آپ فرماتے ہیں ”کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس نبی کی اُمّت کہلاتے ہیں اسی کو معاذ اللہ مُردہ کہتے ہیں اور اس نبی کو جس کی اُمّت کا خاتمہ ضُرِبَتۡ عَلَیۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ پر ہوا ہے۔“ (یعنی ان پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی تھی) ”اسے زندہ کہا جاتا ہے“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 29-28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بات کو بیان کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی آ چکے، وہ اب کوئی بھی نہیں آ سکتا۔ اب نہ عیسیٰ علیہ السلام آ سکتے ہیں۔ وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے نبی تھے اور وہ فوت ہو گئے۔ حضرت موسیٰ کی اُمّت کا اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ یہ فیض اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اور آپ کی پیروی سے ہی جاری ہو سکتا ہے اور ہوا ہے کیونکہ آپ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

چنانچہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے جس کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی کا اور غیر شرعی نبی کا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

”مَیں نے محض خدا کے فضل سے، نہ اپنے کسی ہنر سے، اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور مَیں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے“۔ (جب دنیا کی محبت نکالی جاتی ہے تو پھر محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔) ”اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف و گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے“۔

(چنانچہ یہی دیکھ لیں اب دور دراز بیٹھے ہوئے افریقن ممالک میں بھی یہ محبت اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے جہاں لاکھوں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان رہے ہیں۔)

آپ فرماتے ہیں ”جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اُس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65-64)

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل عاشق اور آپ کی پیروی کرنے والے تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور تابع نبی ہونے کا اعزاز بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ماننے کے بعد اس کی قدر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیروی کرنے والا بنائے۔ ہمیں ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بنیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ بوسنیا کے 15 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر، حکومتی نمائندہ ، پولیس افسران، پروفیسرز، ڈاکٹرز و دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانان کی شرکت۔

جماعتی لٹریچر و قرآن کریم کی 50 سے زائد زبانوں میں تراجم کی دیدہ زیب نمائش۔

(رپورٹ: مفیض الرحمٰن، مبلغ سلسلہ و صدر جماعت بوسنیا)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ بوسنیا کو اپنا 15 واں جلسہ سالانہ مورخہ 16 جولائی 2017ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

اسی طرح جلسہ سے قبل وقار عمل کے ذریعہ مشن ہاؤس کی صفائی و مشن ہاؤس کے احاطہ میں کار پارک کے لئے مناسب انتظام و دیگر کام کئے گئے۔

گزشتہ چند سالوں سے جلسہ کا انعقاد جماعتی سنٹر مسجد بیت الاسلام میں ہوتا تھا۔ شاملین کی تعداد میں اضافہ و دیگر انتظامی مسائل میں سہولت کی خاطر امسال جلسہ کے لئے مسجد سے قریب ایک ہوٹل کا ہال مناسب قیمت پر کرایہ پر لیا گیا تھا۔ جہاں ہمیں جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ، اسی طرح نماز و طعام کے لئے الگ الگ ہالز نیز بک سٹال و تراجم قرآن کریم کی نمائش کے لئے وافر جگہ میسر تھی۔

جماعتی روایت کے مطابق جلسہ کے تمام انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے افسر جلسہ سالانہ مکرم شجاع الدین خان صاحب کی نگرانی میں درج ذیل شعبے مع نگران و نائبین و معاونین تشکیل دئے گئے۔

1۔ مکرم ندیم حاجی بولیچ صاحب افسر جلسہ گاہ۔
2۔ مکرم کمال سکارا صاحب مہمان نواز۔
3۔ مکرم مائد صاحب ناظم رہائش۔
4۔ مکرم صفر جیگال صاحب ناظم ٹرانسپورٹ۔
5۔ مکرم چازیم صاحب ناظم رجسٹریشن۔
6۔ مکرم فرید صاحب ناظم نظم و ضبط۔
7۔ مکرمہ سناداحا جیبولیچ صاحبہ مہمان نواز مستورات۔

جلسہ سے ایک روز قبل ہوٹل کے ہال میں جلسہ گاہ کی تیاری کی گئی، سٹیج کے عقب میں دیدہ زیب بینر آویزاں کیا گیا، زنانہ جلسہ گاہ میں جلسہ کی کارروائی کو دکھانے اور سنائے جانے کا انتظام، نماز کے لئے جگہ کی تیاری، اسی طرح قرآن کریم کے تراجم کی نمائش اور بک سٹال بھی تیار کیا گیا۔

آمد مہمانان کرام: جلسہ سالانہ میں بطور مقرر شمولیت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ سلسلہ و صدر جماعت مقدونیہ جلسہ سے چند روز قبل تشریف لے آئے۔

اسی طرح اس جلسہ میں سربیا، امریکہ و یوکے سے احمدی احباب شریک ہوئے۔

جماعتی سنٹر سے ملحق علاقوں میں بسنے والے احمدی و غیر احمدی افراد کے علاوہ جماعتی انتظام و ذاتی انتظام کے تحت آٹھ مختلف علاقوں سے احباب جماعت و غیر از جماعت احباب طویل سفر اختیار کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان دُور دراز علاقوں سے سفر کر کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 37 تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

پروگرام جلسہ: پروگرام کے مطابق نماز فجر و درس و ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً صبح نو بجے سے جماعتی انتظام کے تحت احباب قافلہ کی شکل میں کاروں کے ساتھ جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس موقع پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے تحت ایک کوچ اور دس کاریں احباب کو جلسہ گاہ تک پہنچانے کے لئے موجود تھیں۔ یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کاروں میں سے تین کاریں غیر از جماعت احباب کی تھیں۔ ان کاروں کو خدمت کے لئے پیش کرنے والے دو مرد اور ایک خاتون تھیں، انہوں نے خود کو جلسہ کے لئے دلی شوق سے پیش کیا کہ جلسہ میں شامل مہمانوں کی ٹرانسپورٹ کے لئے ہم حاضر ہیں۔ اور الحمدللہ بہت اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو انجام دیتے رہے۔

اجلاس اوّل: صبح 10:20 بجے مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ کی زیر صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ و نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے پہلی تقریر بعنوان ''ہمارا خدا'' کی۔

موصوف نے اپنی تقریر میں عقلی و نقلی طور پر ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دیتے ہوئے بہت ہی عالمانہ انداز میں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے سنہری گر بتائے، نیز اس زمانہ میں اسلام احمدیت میں ہی زندہ خدا کا جلوہ نمایاں ہے بتاتے ہوئے حاضرین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں احمدیت کی صداقت اور اس پیغام پر سنجیدگی سے غور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر زنانہ جلسہ گاہ سے مکرمہ یمنہ صاحبہ صدر لجنہ بوسنیا نے بعنوان ''جماعت احمدیہ — قرآن کریم کی صحیح تفاسیر کی علمبردار'' کی۔ اس تقریر کو مردانہ جلسہ گاہ میں سنائے جانے کا بھی انتظام تھا۔

موصوفہ نے اپنی تقریر میں عام مسلمانوں میں رائج حضرت آدم علیہ السلام، دجال و یاجوج ماجوج کا تصور، اور وفات عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط تفاسیر کا ذکر کرتے ہوئے احمدیہ نقطہ نگاہ سے ان مسائل کی صحیح تفسیر پیش کی۔ اسی طرح موصوفہ نے بہت ہی دلکش انداز میں حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ قرآن کریم حکیم خدا کی کتاب ہے۔ مذکورہ بالا مسائل پر ہر دو تفاسیر پیش کی گئی ہیں اب ہر فرد خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان دو تفاسیر میں سے کونسی تفسیر حکمت سے پر اور قرآن کریم کی شان کے مطابق ہے اور کونسی تفسیر خلاف عقل و شان و حکمت قرآن ہے۔

پروگرام کے مطابق اس تقریر کے بعد مکرم یاسمین صاحب صدر فلاحی ادارہ مرحمت نے تعارفی تقریر پیش کی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں، موصوف کی تنظیم انسانی حقوق اور غرباء و نادار افراد کے لئے کام کرتی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ان کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے جہاں اسلام کی باتیں اس قسم کے روحانی ماحول میں ہو رہی ہیں۔ اور اس ماحول کا اثر ہر شخص محسوس کر سکتا ہے۔ نیز موصوف نے جماعت کو دعوت دی کہ اگلے سال یہ جلسہ ان کے شہر میں منعقد ہو۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر پر اپنی تنظیم کی طرف سے جماعت کے خدمت خلق کے کاموں کو سراہتے ہوئے صدر جماعت بوسنیا کو اعزازی souvenir پیش کیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ایک ڈاکومنٹری فلم بعنوان ''مسیح موعود کی آمد'' دکھائی گئی۔ اس فلم میں مختلف مذاہب میں موجود پیشگوئیوں کے حوالہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد و صداقت کے دلائل آسان انداز میں دکھائے گئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے بعنوان ''سیرت حضرت مرزا غلام احمدؑ — امام الزمان'' کی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں سیدنا حضور علیہ السلام کی ذاتی زندگی پر کئے جانے والے اعتراضات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپؑ کے سادہ بچپن اور پاکیزہ جوانی اور روحانی ذاتی زندگی اور گھریلو ماحول کے بعض واقعات کا ذکر کیا۔ ان واقعات میں محبت الٰہی، عشق رسول ﷺ، حبّ اسلام و قرآن ، اطاعت والدین ، اہل خانہ سے شفقت و محبت کا اظہار، دشمنوں سے حسن سلوک، مخلوق خدا کی ہمدردی اور اپنی جماعت سے نیک توقعات کا ذکر تھا۔

اس تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

اجلاس دوم: پہلے اجلاس کے بعد نماز ظہر و عصر و طعام سے فارغ ہو کر دوپہر 14:30 بجے جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز خاکسار کے زیر صدارت ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان ''اسلام میں معاشرہ کا تصور'' کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی حضرت آدم علیہ السلام کے حوالہ سے جنت نظیر معاشرہ کا نقشہ پیش کرتے ہوئے اس معاشرہ میں مذہب کی ضرورت اور فرد اور حکومت کی ذمہ داری اور معاشرہ کی بنیادی ضرورتوں کا ذکر کیا۔ نیز معاشرے کو چلانے کے لئے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اولی الامر کے انتخاب کا سنہرا اصول، اور عدل و انصاف کے ذریعہ معاشرہ میں امن کی ضمانت کا ذکر کیا۔

اس کے بعد دو غیر از جماعت مہمانان کرام نے تقاریر کیں:

پہلی تقریر مکرمہ عاملہ عمر سافیچ صاحبہ سابق ڈائرکٹر بوسنین نیشنل ٹی وی نے بعنوان ''موجودہ دور میں میڈیا کا کردار'' کی۔ بعد ازاں مکرم یوسف نجاد صاحب صدر بوسنین رومین کمیونٹی اور Tuzla City کے کونسلر نے ''معاشرہ میں اقلیت کے حقوق و ذمہ داری'' کے عنوان پر کی۔

اس کے بعد Minsitry of Social Affairs Kanton Sarajevo کے نمائندہ مکرم Zoran صاحب نے متعلقہ منسٹری کی منسٹر صاحبہ کی طرف سے جماعت کو جلسہ کے کامیاب انعقاد اور خدمت خلق کے میدان میں نمایاں کام کے لئے مبارکباد پیش کی۔ اس تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

جلسہ کی تمام کارروائی مقامی بوسنین زبان میں ہوئی۔

اس جلسہ کی کل حاضری 145 تھی۔

تاثرات شاملین جلسہ

1۔ مکرم Zoran صاحب: Minsitry of Social Affairs Kanton Sarajevo کے نمائندہ مکرم Zoran صاحب نے اپنی تعارفی تقریر میں بتایا کہ موصوف کو تقریر بعنوان ''اسلام میں معاشرہ کا تصور'' کو سننے کا موقع ملا۔ موصوف نے کہا کہ میں ایک ایسا انسان ہوں جس کا بظاہر تعلق عیسائیت سے ہے، مگر میں خود جانتا ہوں کہ میرا خدا پر ایمان نہیں ہے اور میں ایک دہریہ ہوں۔ اگرچہ میں ٹی وی وغیرہ میں مذہبی تقریر سنتا رہتا ہوں کبھی وہ تقریریں دلچسپ ہوتی ہیں اور کبھی ان کا سننا وقت ضائع کرنے کے مترادف۔ لیکن پہلی دفعہ میں نے ایک مذہبی جلسہ میں ایسی باتیں سنی ہیں کہ ان باتوں نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے، اور میں سوچنے پر مجبور ہوں کہ آج سے پندرہ سو سال قبل معاشرہ کے تعلق سے ایسے سنہرے اصول ایک مذہبی کتاب میں درج ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ ضرور کسی بالا ہستی کی اس میں دسترس ہے۔ موصوف نے کہا کہ میں یہاں کے بکسٹال سے ضرور کتب حاصل کروں گا اور ان کتب کو پڑھوں گا اور دوسروں کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ انہیں پڑھیں۔

2۔ مکرم یاسمین صاحب: موصوف ایک رفاہی ادارہ کے صدر و بانی ہیں جو کہ انسانی حقوق کے لئے کام کرتی ہے۔ موصوف نے کہا اس جلسہ نے مجھ پر ایسا اثر کیا ہے کہ اب میری کوشش ہوگی کہ ہر جلسہ میں شمولیت اختیار کروں اور اپنے علاقوں سے لوگوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کروانے کے لئے کوشش کروں گا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے جرمنی کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جماعت کی طرف سے دعوت ملی ہے، پہلے تو کچھ تحفظات اور تردّد تھے لیکن اس جلسہ نے ان رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے، اب جرمنی کے جلسہ میں ضرور شامل ہونا ہے، اور حضور کی تقاریر اور آپ کی ذات سے برکت حاصل کرنی ہے۔

3۔ مکرم آس میر صاحب: موصوف تقریباً 350 کلومیٹر کا سفر اختیار کر کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے کہا جلسہ میں شمولیت سے قبل میں نے انٹرنیٹ پر احمدیہ جماعت کے بارہ میں کچھ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو مقامی مسلمانوں کی طرف سے جو باتیں اور زہر جماعت کے خلاف انٹرنیٹ میں موجود ہے میں نے دیکھیں اور اس بناء پر جماعت کے خلاف ایک غلط اثر ذہن میں موجود تھا چونکہ شامل ہونے کا وعدہ کر چکا تھا، اس لئے آ گیا۔ لیکن یہاں آ کر جلسہ کا انتظام اور جلسہ میں کی گئی تقاریر اور جلسہ کے ماحول نے مجھ پر ایسا اثر کیا ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس دور میں اگر کوئی جماعت حقیقی اسلام کا پرچار اسلامی انداز اور روایت کو مدّنظر رکھ کر کر رہی ہے تو بلا شبہ وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور یہی لوگ اصل مسلمان ہیں۔

4۔ مکرمہ Diyana صاحبہ: محترمہ پیشہ کے لحاظ سے ایک نرس ہیں، جماعت کے ساتھ ان کی فیملی کا دوستانہ تعلق ہے۔ جلسہ کے دوران اپنے میاں کے ساتھ ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں بہت اخلاص سے ڈیوٹی دیتی رہیں۔ جلسہ کے بعد ایک دن مشن ہاؤس فون کر کے کہا کہ آج میں کسی شاپنگ سنٹر میں گئی تھی تو وہاں ایک انجان عورت ٹیلی فون پر بات کر رہی تھی۔ دوران گفتگو اس عورت نے خدا تعالیٰ کے بارہ میں نازیبا الفاظ کا استعمال کیا۔ میں نے اس عورت کی طرف ناراضگی کے ساتھ دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ میں نے اس کی باتوں کا برا منایا ہے۔ بعد میں وہ عورت کوشش کرتی رہی کہ کسی طرح مجھ سے بات کرے اور شائد اللہ تعالیٰ یا مذہب کے خلاف کوئی مزید بات مجھے سنائے۔ میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اس موقع پر میری والدہ صاحبہ بھی وہاں موجود تھیں، موصوفہ نے مجھے کہا کہ یہ عورت شاید تم سے بات کرنا چاہتی ہے تم کیوں اس سے منہ پھیر لیتی ہو؟ میں نے والدہ صاحبہ سے کہا کہ تم نے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا وہ واقعہ نہیں سنا کہ لیکھرام کے سلام کرنے پر بھی حضور علیہ السلام نے اس کا جواب نہیں دیا تھا، اور فرمایا تھا کہ جو شخص میرے باپ کے خلاف بدزبانی کرتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے میں اس کے سلام کا کیسے جواب دوں۔ پس اسی طرح جو عورت میرے خدا کے خلاف اپنی زبان چلاتی ہے تو میں کیسے اس کے ساتھ بات کر سکتی ہوں۔

قارئین کرام کی خدمت میں جماعت بوسنیا کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: جلسہ سالانہ یوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... ازصفحہ20

ہوگئے۔ یہ لمحات جذبات سے بھرپور تھے۔ مجھے فخر ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔

مجھے جلسہ میں شامل ہو کر ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر میں ہوں بلکہ یہاں کا ماحول میرے گھر سے بھی بہت بہتر تھا۔ مجھے اگلے سال کے جلسہ سالانہ کا بڑی شدت سے انتظار رہے گا۔

یونان کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے تمام ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سویٹزرلینڈ کا وفد

اس کے بعد سویٹزرلینڈ (Switzerland) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔

☆ سویٹزرلینڈ سے دو غیر از جماعت بھی وفد میں شامل تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور ان کا آبائی وطن ترکی ہے اور سویٹزرلینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کا تعلق اہلِ قرآن فرقہ سے ہے۔ خاوند کا نام Kerem Aiguzel ہے۔

موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آپ کو His Holiness کہا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کے جواب میں **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ میں نے تو کبھی کسی سے نہیں کہا کہ مجھے His Holiness کہا جائے۔ یہ تو احمدیوں کی اپنی choice ہے کہ وہ اپنے روحانی امام کو کس ٹائٹل سے پکارتے ہیں۔ اگر کوئی مجھے میرے نام یعنی 'مرزا مسرور احمد' سے پکارے تو بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن احمدی احباب خلیفہ وقت سے اپنے پیار اور محبت کے تعلق کی وجہ سے حضور یا His Holiness وغیرہ کہتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ: آپ نے بہت ہی پیارا جواب دیا ہے۔ مجھے آپ کے جواب سے تسلی ہوگئی ہے۔

موصوف نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا:۔ بارش اور موسم کی خرابی کے باوجود جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب بہت خوش نظر آرہے تھے۔ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ یا تو آپ لوگوں کو کثرت سے جلسہ منعقد کر کے ٹریننگ ہوگئی ہے یا آپ لوگ بہت اچھا improvise کر لیتے ہیں۔ ہر انتظام اچھے معیار کا تھا۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

وفد کے ساتھ شامل مبلغ سلسلہ مکرم نبیل احمد صاحب نے بتایا:۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یہ میاں بیوی اہلِ قرآن فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے نزدیک نماز کی اتنی اہمیت نہیں۔ ہفتہ کی شام حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کی اہلیہ رہائشگاہ جا کر آرام کرنا چاہتی تھیں لیکن ان کے خاوند نے ان سے کہا کہ میری بڑی خواہش ہے کہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز پڑھ کر جاؤں۔ تو یہ ایک بہت بڑی تبدیلی تھی جو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کے اندر پیدا ہوئی۔

سویٹزرلینڈ کے وفد کی یہ ملاقات آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

یوروگوئے کا وفد

بعدازاں پروگرام کے مطابق ملک 'یوروگوئے' سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

یوروگوئے سے آنے والے وفد میں دو ممبران پارلیمنٹ Mr Pablo Daniel اور Dr Gerardo Amarica صاحب شامل تھے۔ دونوں کا تعلق ملک کی نیشنل پارٹی سے ہے اور دونوں پیشہ کے لحاظ سے وکیل بھی ہیں۔ ڈاکٹر Gerado صاحب Chamber of Representation کے صدر بھی ہیں۔

☆ ان دونوں مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کا موقع فراہم کیا گیا۔ یہ ہمارے لئے بہت اچھا تجربہ تھا۔

انہوں نے بتایا کہ ان دونوں کا تعلق عیسائیت سے ہے۔ اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ سب سے پہلے تو انسانیت ہے اور انسانیت کے تحت ہم کہتے ہیں کہ سب کو اکٹھا اور مل جل کر رہنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں عارضی انتظام تھا۔ جلسہ کے ایام میں بارش کی وجہ سے اگر آپ کو کوئی دقّت ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہمیں کسی قسم کی کوئی دقّت نہیں ہوئی۔ ہم بہت خوش ہیں۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا تھا۔ ہمارے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کی گئی اور ہر طرح سے عزت افزائی کی گئی۔

☆ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ ہم اس سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ ہم اپنی پارلیمنٹ میں کوشش کرتے ہیں کہ مذہبی آزادی کو promote کریں۔ ابھی ہم اپوزیشن میں ہیں۔ اگلی مرتبہ حکومت میں ہوں گے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ جب آپ حکومت میں آئیں گے تو ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ کے ملک میں آئیں۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ یہاں جلسہ پر آنے سے قبل ہمیں احمدیت بارہ میں زیادہ تعارف نہیں تھا اب پتہ لگ گیا ہے کہ آپ بڑے اچھے اور امن پسند لوگ ہیں۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Pablo Daniel Abdala Shwarz نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے یہ بہت دل ہلا دینے والا جلسہ تھا جس میں آپ نے اپنے ایمان اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا اظہار کیا۔ خاص طور پر امام جماعت احمدیہ کی تقریر سن کر مجھ پر واضح ہوگیا کہ اسلام اپنی اصل شکل میں صرف امن کا ہی پیغام دیتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو تبلیغی مہمات اور خدمت خلق کرنے اور سینکڑوں ممالک میں پھیلنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

☆ دوسرے ممبر آف پارلیمنٹ Dr Gerardo Amarilla صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے ایک بہت دلچسپ تجربہ تھا۔ اس جلسہ پر ہم نے اسلام کا ایک ایسا چہرہ دیکھا جسے اب تک ہم نظرانداز کر رہے تھے۔ یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسلام کا پیغام امن، رواداری، محبت کا ہے اور غیروں کے لئے بھی باوجود مذہبی اختلافات کے آپ کی مہمان نوازی اور پیار کی وجہ سے میں بہت مشکور ہوں۔

یوروگوئے کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

سپین اور ارجنٹائن کے وفود

بعدازاں سپین اور ارجنٹائن (Argentina) سے آنے والے وفود نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ سپین سے آنے والے ایک ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ اقلیتوں کی مشکلات دور کروں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔

☆ **سپین سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ گزشتہ دنوں یہاں دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کس طرح ایسے واقعات کی مذمّت کرتی ہے؟**

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ ہم تو ہمیشہ ہی دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں اور ہم صرف مذمّت ہی نہیں کرتے بلکہ یہ واضح کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے مختلف ممالک کی پارلیمنٹس میں اور مختلف تقاریب اور پیِس کانفرنسز میں اپنے ایڈریسز میں نہ صرف دہشتگردی کی مذمت کی ہے بلکہ اسلام کی پُرامن تعلیم کی روشنی میں اس کا حل بھی بتاتا ہوں۔ اسی طرح میں نے دنیا کے مختلف لیڈرز کو خطوط بھی لکھے ہیں کہ ہم کس طرح امن کا قیام کر سکتے ہیں۔

☆ ارجنٹائن سے ایک نو احمدی بزرگ آئے تھے۔ وہ کہنے لگے:

مجھے بہت خوشی ہے کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے ملک کے لئے ایک مبلغ بھجوا رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہمارے ملک میں بھی اسلام احمدیت کی تبلیغ ہو۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اسی لئے مبلغ بھجوا رہا ہوں کہ وہاں اسلام کا پیغام پھیلے۔

☆ سپین کے سابق ممبر آف پارلیمنٹ Jose Maria Alonso (خوسے ماریہ الونسو) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ کی سب سے اہم چیز خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا جس میں خلیفہ نے بتایا کہ اگر مسلمان دنیا میں تبدیلی لے کر آنا چاہتے ہیں تو یہ تبدیلی پیار، محبت اور امن کے ذریعہ سے ہی آسکتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے واضح طور پر فرمادیا کہ کوئی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ سب کو زبردستی مسلمان بنانا چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو مسلمان ہی پیدا کرتا۔ اس لئے کسی پر کوئی بھی مذہب زبردستی ٹھونس نہیں سکتے۔

☆ پیدروآباد، سپین سے تعلق رکھنے والے Daily Cordoba کے رپورٹر Rafael (رَفائیل) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بہت موزوں رہا۔ اس انٹرنیشنل جلسہ میں ہمیں واضح طور پر پتہ چل گیا کہ جماعت احمدیہ کی سوچ بہت moderate ہے۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے اسلام کا اصل رُخ لوگوں کے سامنے آرہا ہے جو کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار، اخوت، اور ہر قسم کی شدت پسندی کے خلاف جہاد کی تعلیم پر مشتمل ہے۔

☆ ایک اخباری رپورٹر کی اہلیہ Maria Del Carmen (ماریہ ڈیل کرمِن) بھی ان کے ساتھ آئی تھیں۔ موصوفہ کہتی ہیں:

میں پہلے بھی اس جلسہ میں شامل ہو چکی ہوں۔ اس مرتبہ ہم نے پھر مشاہدہ کیا کہ یہ جلسہ اپنے شاملین کے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والا تجربہ ہے۔ ہمیں اپنے اختلافات کے بجائے اپنی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور اِس جلسہ میں ہمیں یہی چیز نظر آتی ہے۔

☆ ارجنٹائن سے آنے والے مہمان اخباری رپورٹر (Pablo Pla) پَبلو پَلا صاحب بھی وفد کا حصہ تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ سالانہ میں شمولیت بہت ہی شاندار تجربہ

تھا۔ اس جلسہ کی وجہ سے مجھ پر شدت پسندی، انتہاپسندی، عورت اور دیگر مذاہب کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے نظریہ کا پتہ چلا۔

مجھے یہ سُن کر بہت حیرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ ملینز کی تعداد میں ہے اور اس سال بھی چھ لاکھ سے زائد لوگوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہماری ملاقات بھی بہت زبردست رہی۔ وہ ہمارے ساتھ بہت پیار، محبت اور عزت کے ساتھ پیش آئے۔ مجھے جماعت احمدیہ کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ پیار، محبت، امن، عدل، مذہبی رواداری ان کے بنیادی اصول ہیں۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مجھ پر احمدیوں کے خیالات واضح ہو گئے۔ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلانے کے لئے آپ کے ساتھ ہوں۔ میں جس چینل کو represent کرتا ہوں اس کو دیکھنے والوں کی تعداد چار ملین سے زیادہ ہے۔ میں اپنے چینل پر آپ کا پیغام دکھاؤں گا۔

سپین اور ارجنٹائن کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آئرلینڈ کا وفد

اس کے بعد آئرلینڈ سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

آئرلینڈ سے چھ مہمانوں پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں ایک سینٹر Trevor O'Lolchartaigh صاحب، ایک سینئر ممبر آف پارلیمنٹ Mr Emon O'Cuive صاحب اور National Police Diversity کے سربراہ Darren Howlett Coventry صاحب شامل تھے۔

وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کرنے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں فرمایا:۔ یہاں ایک عارضی ویلج بنایا ہوا ہے۔ تمام انتظامات عارضی ہیں اور سارا کام رضاکار کرتے ہیں۔ بارش اور موسم کی خرابی کی وجہ سے اگر آپ کی مہمان نوازی اور انتظامات وغیرہ میں کوئی کمی ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ جو عارضی انتظام ہے، اگر آپ چند دن بعد دوبارہ یہاں آ کر دیکھیں تو آپ کو اس سارے علاقہ میں صرف green fields ہی نظر آئیں گے۔

☆ وفد میں شامل ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آئرلینڈ کے مبلغ ابراہیم نونن صاحب بڑے نرم دل آدمی ہیں اور بہت خیال رکھنے والے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** ہمارے مربیان کو اسی طرح ہونا چاہئے۔ انسانیت کے ناطے سب کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔

☆ Darren Howlett Coventry جو کہ نیشنل Police Office Diversity کے سربراہ ہیں انہوں نے جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ کے موقعہ پر مجھے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم، خدمتگزار اور نیک فطرت احباب کے ساتھ ملنے کا موقع ملا جنہوں نے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا صرف لفظی اظہار ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام کارکنان اور شاملین کی بے لوث، بے نفس اور رضاکارانہ خدمات کے ذریعہ سے اس کا برملا عملی اظہار کیا۔

امام جماعت احمدیہ کے خطاب میں انصاف اور امن کے قیام کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی تلقین کی گئی۔ خطاب سے پہلے جو نظم پڑھی گئی اس کا بھی مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

مَیں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ عظیم موقعہ عنایت فرمایا جس سے مجھے اسلام کے بارہ میں غور وخوض کرنے اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔

☆ ایک اور مہمان اِی مَن اوکیو (Emon O'Cuive) جو کہ سینئر ممبر آف پارلیمنٹ ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں جماعت احمدیہ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ انہوں نے دوسری مرتبہ مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ویسے تو سارا جلسہ ہی بہت زبردست تھا لیکن میرے اس وِزٹ کا سب سے بہترین لمحہ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم رہبر اور بہت ہی شفیق انسان ہیں۔

☆ آئرلینڈ کے ایک اور مہمان Trevor O'Clochartaigh جو کہ Senator ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں دنیا بھر سے آئے ہوئے احمدیوں کے ساتھ وقت گزارنے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ جس چیز نے مجھے نہایت متاثر کیا وہ آپ کا مہمان نوازی کا خُلق تھا۔ جماعت احمدیہ کی یہ بات بھی مجھے بہت اچھی لگی کہ وہ ہر قسم کا سوال سننے کے لئے تیار رہتی ہے اور کسی بھی مسئلہ سے بھاگتی نہیں بلکہ ہر قسم کے مسئلہ کا جواب دیتی ہے۔ یہاں پر دنیا بھر سے آنے والے مختلف مذاہب اور نسلوں کے لوگوں کے ساتھ ملاقات بھی بہت اچھی رہی۔ مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اتحاد و یگانگت اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ پھر جلسہ کے انتظامات کی وسعت بھی بہت حیران کُن تھی۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں آپ نے جو کوششیں کی ہیں وہ دراصل آپ کے مذہب اور آپ کی فراخ دلی کو ظاہر کرتی ہیں۔

حضورانور سے ملاقات کے بعد موصوف کہنے لگے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب سے ملاقات کرنا بھی باعثِ فخر تھا۔ وہ ایک خاص وجود ہیں جن کی شخصیت کا اثر لاکھوں لوگوں پر ہے۔

آئرلینڈ سے آنے والے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 8 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ہالینڈ کا وفد

آئرلینڈ کے وفد کے بعد ہالینڈ سے آنے والے مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ہالینڈ سے تین مہمان آئے تھے۔ ان مہمانوں میں ہالینڈ کے سابق ممبر پارلیمنٹ Mr Harry van Bommel بھی شامل تھے جنہوں نے سال 2015ء میں جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہالینڈ تشریف لے گئے تھے اور 6/اکتوبر کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں اپنا ایڈریس پیش کیا تھا تو اس وقت Mr Harry van Bommel نے اس تقریب کی میزبانی کی فرائض سرانجام دیئے تھے۔ موصوف اُس وقت فارن افیئرز کمیٹی کے قائمقام چیئرمین تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کرنے کے بعد فرمایا کہ جلسہ کے ایام میں بارش ہوتی رہی ہے اور موسم صحیح نہیں رہا۔ لیکن ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ مہمانوں کو کم سے کم تکلیف ہو۔ یہاں سارا انتظام عارضی ہوتا ہے اور عارضی انتظام کے تحت ہی ایک شہر آباد کیا ہوا ہے۔

اس پر Harry van Bommel صاحب نے کہا کہ سارے انتظامات بہت اچھے ہیں اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا جا رہا ہے۔ ہمیں عزت دی جا رہی ہے۔

☆ وفد میں دو نوجوان بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بیعت کے لئے تیار ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ بیعت تو دل کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جب دل کو پوری طرح تسلی ہو تو پھر بیعت کرنا۔

☆ سابق ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے جلسہ میں شامل ہو کر وہ دنیا دیکھی جہاں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا عملی مظاہرہ تھا۔ یہ جماعت چیریٹیز اور حقوق انسانی کے لئے ساری دنیا میں جدوجہد کر رہی ہے۔ ماضی میں پارلیمانی کمیٹی ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی میزبانی کا شرف حاصل کیا تھا۔ مستقبل میں بھی ہم پاکستان، افریقہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں آزادی ضمیر، حقوق العباد اور جمہوری جد و جہد کے لئے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کریں گے

موصوف نے حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتے ہوئے تیز بارش کے دوران رضاکار خدام کو خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں 16 سال کی عمر سے سیاست میں ہوں اور اس پوزیشن تک پہنچنے کے لئے میں مختلف قسم کی میٹنگز اور کانفرنسز کا انعقاد بھی کرتا رہا ہوں اور مختلف کانفرنسز میں شمولیت بھی کرتا رہا ہوں۔ مگر جماعت احمدیہ کے اس ماحول کو دیکھ کر مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کی رضاکارانہ خدمات کے بارہ میں بہت سنا تھا مگر ذاتی طور پر پہلی دفعہ ایسا ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ راستہ میں کچھ گاڑیاں کیچڑ میں پھنسی ہوئی تھیں اور رضاکار خدّام ان کو دھکیل کر کیچڑ میں سے نکال رہے تھے۔ جب ان کی گاڑی پھنس گئی تو انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مجھے اس پھنسنے کی وجہ سے نکل کر اپنے سوٹ بوٹ یا کپڑے خراب نہیں کرنے پڑیں گے بلکہ خدام مدد کر دیں گے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ پانچ یا چھ خدام ہماری گاڑی کی طرف لپکے اور انہوں نے دس منٹ کی کوشش کے بعد گاڑی کو کیچڑ سے نکال دیا۔ اس دوران ان کے چہروں پر بھی گاڑی کے ٹائروں کے گھومنے سے چھینٹے پڑے۔ یہ دیکھ کر موصوف کہنے لگے کہ آپ کی جماعت کے لوگ فقط مہمان نوازی میں ہی سب سے آگے نہیں بلکہ اپنے مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں۔ اور یہ بات دنیا کی کسی اور تنظیم میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔

☆ ہالینڈ سے آنے والے ایک دوسرے مہمان Mr. Arnaud Van Doorn نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛۔

جلسہ سالانہ کا ماحول بہت دوستانہ تھا۔ اس زبردست تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ اس موقعہ پر میں نے لوگوں کے ساتھ یادگار ملاقاتیں کی ہیں۔ فضا میں ایک مثبت پیغام کی خوشبو تھی۔ نوجوانوں کی بھرپور شرکت اور بے لوث خدمت نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ نوجوانوں کو کام کرتا دیکھ کر مجھے ایک نئی امید پیدا ہوئی ہے۔ میں نے بے شمار مسلم اور غیر مسلم تقاریب میں شرکت کی ہے لیکن نوجوانوں کی اس طرح بھرپور شرکت میرا پہلا تجربہ ہے۔

ہالینڈ کے وفد کی یہ ملاقات آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سیرالیون کا وفد

بعدازاں سیرالیون سے آنے والی ایک مہمان Haja Hawa Bangura صاحبہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

موصوفہ سیرالیون کے اگلے صدارتی انتخابات میں صدر کی امیدوار ہیں اور قبل ازیں حکومت میں منسٹر کے عہدہ پر رہ چکی ہیں۔ نیز سیرالیون کی طرف سے مندوب برائے اقوامِ متحدہ بھی رہی ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا:۔ میرا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے اور مجھے بہت عزت دی گئی ہے۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جلسہ کے انتظامات بڑے منظم طریق پر تھے اور ہر کام عمدہ طریق پر کیا جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ چھوٹے بڑے سب خدمت پر مامور تھے۔ ایسا نظام میں نے اپنی زندگی میں کہیں اور نہیں دیکھا۔

یہ ملاقات آٹھ بج کر 50 منٹ تک جاری رہی اور ملاقات کے آخر پر موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ

☆ آج پروگرام کے مطابق شعبہ ریزرو1 میں وکالت تبشیر کے تحت مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے حکومتی محکموں میں کام کرنے والے سرکردہ احباب، مختلف ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندگان، پیراماؤنٹ چیفس، ججز، سینیٹرز وکلاء، مختلف ممالک کے نیشنل میڈیا اور پریس سے تعلق رکھنے والے نمائندگان، مختلف تنظیموں اور سوسائٹیز اور اداروں کے سربراہان، یونیورسٹی کالجز کے پرنسپلز، وائس چانسلرز، پروفیسر حضرات، قادیان اور ربوہ سے آنے والے مرکزی نمائندگان، عرب ممالک، انڈونیشیا، رشین اور دیگر ممالک سے آنے والے مرکزی وفود، مبلغین کرام، واقفین زندگی اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانان کرام شامل تھے۔

قریباً نو بجکر 25 منٹ پر اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ کے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

30 جولائی 2017ء بروز اتوار

آج جلسہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ صبح کے اجلاس کے بعد ایک بجے عالمی بیعت کا پروگرام تھا۔ مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان جہاں عالمی بیعت کا نظارہ دیکھتے ہیں وہاں بعض بیعت کی تقریب میں بھی شامل ہوتے ہیں اور بعض ان میں سے باقاعدہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

عالمی بیعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر دس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سٹیج کے سامنے گرین ایریا میں مختلف ممالک سے آنے والے جماعتی نمائندگان، مرکز قادیان، مرکز ربوہ سے آنے والے وفود اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے نومبایعین ایک ترتیب کے ساتھ قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران سال ہونے والی بیعتوں کا اعلان فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو چوبیس ممالک سے 257 قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ نو ہزار 556 افراد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔ بیعت کے وقت مختلف ممالک یا خطوں کی نمائندگی میں حسب ذیل احباب کو حضور انور کے دست مبارک کے نیچے ہاتھ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی:

1۔ مکرم فضل الرحمان صاحب، ناظر امور عامہ بھارت (نمائندہ مرکز، قادیان)

2۔ مکرم سالک احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (نمائندہ مرکز، ربوہ)

3۔ مکرم عبدالرحیم جلال صاحب، افریقن امریکن (نمائندہ براعظم امریکہ)

4۔ مکرم محمد علی کائرے صاحب، امیر جماعت یوگنڈا (نمائندہ براعظم افریقہ)

5۔ مکرم ابراہیم اخلف صاحب، سیکرٹری تبلیغ یوکے (نمائندہ یورپ و عرب ممالک)

6۔ (ماؤری احمدی) مکرم میتھیو ابوبکر صاحب (Mathew Abu Bakr Howell) (نمائندہ براعظم آسٹریلیا و جزائر ممالک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ لائیو اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سنٹرز اور گھروں میں حضور انور کی اقتداء میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہد بیعت دہرایا اور مختلف زبانوں کے مترجمین ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف اردو الفاظ میں عہد بیعت دہرا کر بیعت لی۔

عالمی بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

عالمی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

عالمی بیعت کے بارہ میں مہمانوں کے تاثرات

اس تقریب میں براہ راست شامل ہونے والوں کے علاوہ غیر از جماعت مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے یہ نظارہ دیکھا اور اس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسی طرح بعض نومبایعین احباب نے بھی اپنے جذبات اور احساسات کا ذکر کیا۔ ان میں سے چند تاثرات درج ذیل ہیں؛

☆ میکسیکو کی ایک نومبایعہ خاتون Rosalina Lara Flota صاحبہ (روسالینا لارا فلوٹا) کہتی ہیں:

عالمی بیعت کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ ہر لفظ دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دوبارہ بیعت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور بیعت کے ذریعہ میرے ایمان کو بہت تقویت ملی۔ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دوران اسلام اور جماعت کے بارہ میں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں۔

☆ ترکمانستان کے ایک دوست 'عبدالرشید' صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بیعت کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:
جس وقت میں بیعت کر رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو نہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل پائے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہو گئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دور اور پاک کرنے کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

☆ اسی طرح کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Hajdukovic Domangoj بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے عالمی بیعت کے حوالہ سے بتایا کہ:

عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ میں عیسائی مذہب کی Faith Reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات، خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب و غریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو میں ساری عمر یاد رکھوں گا۔

☆ ڈاکٹر ہانی رشوان کا تعلق مصر سے ہے اور عربی اور قدیم مصری زبان کے ماہر ہیں۔ وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

موصوف عالمی بیعت کے وقت جلسہ گاہ داخل ہوئے۔ لوگوں کی قطاریں جلسہ گاہ سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں، دیکھ کر نہایت ہی متاثر اور حیران ہوئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک مصر میں اس طرح کا نظم و ضبط ناممکن ہے۔ وہ جذبات سے اس قدر بھر گئے کہ بیعت کے وقت ایک قطار میں شامل ہو گئے اور حضور کے پیچھے استغفار کے عربی کلمات دہرانے لگ گئے اور جلسہ کے ماحول سے بے حد متاثر ہوئے۔

☆ جلسہ میں شامل ایک صحافی خاتون عالمی بیعت کے موقع پر بیعت کے الفاظ ساتھ ساتھ دہرانے لگ گئیں۔ بعد میں پوچھنے پر موصوفہ نے بتایا:
مجھے نہیں پتہ کہ اُس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا لیکن میری زندگی میں اس قسم کا احساس اور جذبات پہلے کبھی نہیں آئے اور میں بے اختیار یہ الفاظ دہراتی چلی گئی۔ پہلے میں سمجھتی تھی کہ اس قسم کی تقریبات میں جذبات کو اُبھارنے کے لئے 'Music' کا ہونا ضروری ہے لیکن اب مجھے پتہ چلا کہ عالمی بیعت کے دوران یہ جذبات تو احمدیوں کے دل سے براہ راست نکل رہے تھے اور کسی قسم کے میوزک کی ضرورت نہ تھی۔

☆ Edward Goodall صاحب یہاں ایک مینٹل ہسپتال میں Psychiatrist ہیں۔ موصوف عالمی بیعت سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہلے 10 شرائط بیعت دہرائیں اور پھر سوچا کہ بیعت کرنا میرے پر اب لازم ہو گیا ہے۔ بیعت میں شامل ہو کر میں باقاعدہ روحانی طور پر اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ منسلک محسوس کر رہا تھا۔ بہر حال یہ ایک دل کو چھونے والا تجربہ تھا۔

وفود کی ملاقاتیں

آج بھی پروگرام کے مطابق شام کو جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کے بعد وفود کی ملاقات کا پروگرام تھا۔ آٹھ ممالک کے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقاتیں بھی حدیقۃ المہدی میں ہوئیں۔

ملاقاتوں سے قبل مختلف شعبہ جات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ ان شعبہ جات میں ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان، صدران خدام الاحمدیہ، صدرانِ انصاراللہ، احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE)، الاسلام ویب سائٹ ٹیم اور ناروے سکینگ ٹیم۔

ان تصاویر کے بعد پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر وفود سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

سویڈن کا وفد

سب سے پہلے سویڈن سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

سویڈن سے آنے والے وفد میں وہاں کے سینئر پولیس آفیسر Ulf Bostrom صاحب، ایک سویڈش نومبایع Sten Muhammad Yussif Widhe صاحب، اور Rida Hani صاحب شامل تھے۔

☆ ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈش نومبایع دوست Sten MuhammadYussif صاحب سے اُن کی رہائش کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کی رہائش کا انتظام ہوٹل میں کیا گیا ہے اور اُن کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ گاہ کے اندر قیام کیا جائے تو اس کا اپنا مزہ ہے۔

موصوف نے بتایا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے ان کے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نہایت اعلیٰ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر ذمہ دار لوگ حضور انور کی باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کریں تو دنیا سے فساد ختم ہو جائے۔

رضاہانی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے گھر والوں کے لئے تبرک مانگا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

☆ ملاقات کے بعد پولیس افسر Ulf Bostrom صاحب کا کہنا تھا کہ حضور انور کے سامنے بات کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ جلسہ کے بعد موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:۔

مَیں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اور اس مرتبہ پھر جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جلسہ کے سارے کام بہت عمدگی سے ہو رہے تھے۔ بعض لوگوں کو بڑے مشکل کام سپرد تھے لیکن جہاں کہیں بھی افرادِ جماعت سے ملاقات کرنے کا موقع ملا انہیں خوش اخلاق اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ہر کوئی اپنی مفوضہ ڈیوٹی بڑی وفا کے ساتھ سرانجام دے رہا تھا۔ جلسہ کے ہر طرف ایک پُرامن ماحول طاری تھا۔ جماعت کا ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہر جگہ عیاں تھا۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ امام جماعت احمدیہ علم کی بہت قدر کرتے ہیں۔ افرادِ جماعت کی علمی کاوشوں کو جلسہ کے دوران سراہا گیا۔ علم بہت ہی ضروری چیز ہے اور اسی علم کی بناء پر ہی جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے تک خدمتِ خلق میں مصروف ہے۔ جماعت احمدیہ سکول بنا کر مدد کرتی ہے اور لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سکھاتی ہے۔ جماعت جو بھی خدمات پیش کرتی ہے ان کے بدلہ میں کبھی صلہ نہیں لیتی۔ میرے خیال میں اس سے بہتر خدمتِ انسانیت ممکن ہی نہیں۔ مَیں حضور انور اور جماعت احمدیہ کا تہہِ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی اور مجھے بہت محبت دی۔

سویڈن کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

شعبہ ریویو آف ریلیجنز کے تحت آنے والے بعض غیر مسلم مہمانوں کا وفد

شعبہ ریویو آف ریلیجنز (Review of Religions) کے تحت بعض غیر مسلم مہمان جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

شعبہ ریویو آف ریلیجنز نے جلسہ گاہ میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا تھا جس میں Shroud of Turin (کفنِ مسیح) کے حوالہ سے بھی نمائش تھی۔

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

اس حوالہ سے Shroud of Turin کے بعض محققین اور ماہرین اور اسلامی تاریخ کے ماہرین خصوصی طور پر جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ ان مہمانوں میں درج ذیل افراد شامل تھے؛

۱۔ ڈاکٹر اوکاشا الدالی جو کہ Egyptology and Medeaval Arabic کے لیڈنگ ایکسپرٹ ہیں اور لندن کی یونیورسٹی UCL میں پروفیسر ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر ہانی رشوان، ان کا تعلق مصر سے ہے اور عربی اور قدیم مصری زبان کے ماہر ہیں۔

۳۔ Olaf Jostein Andreassen ان کا تعلق ناروے سے ہے اور ان کا شمار بھی کفنِ مسیح کے مشہور محققین میں ہوتا ہے۔

۴۔ Mr Burno Barberis ٹیورن کی ایک مشہور سائنٹیفک کمیٹی کے صدر ہیں۔

۵۔ Peter Sanders مشہور فوٹو گرافر ہیں۔

۶۔ David Rolfe برٹش سوسائٹی آف شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر ہیں۔ گزشتہ چالیس سال سے کفنِ مسیح پر تحقیق کر رہے ہیں اور اس بارہ میں ڈاکومنٹری بھی بنا چکے ہیں۔

۷۔ بیری ایم شوارٹز (Barrie M Schwortz) کا شمار بھی کفنِ مسیح کے مشہور ترین محققین میں ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: 'میں اس سال نمائش دیکھنے نہیں آسکا۔ دو مرتبہ ارادہ بھی کیا لیکن بارش اور اپنی مصروفیات کی وجہ سے نہ آسکا۔

☆ ایک مہمان Barrie Schwartz نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا جلسہ مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ یہاں مجھے اُس سے کہیں زیادہ محبت ملتی ہے جو مجھے اپنی فیملی میں ملتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جو ایک مرتبہ ہمارا دوست بن جائے وہ ہمیشہ ہی ہمارا دوست رہتا ہے اور ہم دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔

موصوف گزشتہ تین سال سے اس نمائش کے حوالہ سے جلسہ یوکے میں شمولیت کے لئے آرہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ: مَیں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈیوٹی بیج لگایا ہوا ہے۔ گزشتہ سال حضور نے فرمایا تھا کہ میں اب مہمان نہیں بلکہ میزبان ہوں اور اس نمائش انتظامیہ میں شامل ہوں اس لئے مجھے ڈیوٹی بیج لگانا چاہئے۔ اس لئے میں نے ڈیوٹی کا بیج لگایا ہوا ہے۔ (موصوف نے معاون کا بیج لگایا ہوا تھا۔)

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ آئندہ سال آئیں تو آپ کے پاس معاون کا نہیں بلکہ نیلے رنگ کا بیج ہونا چاہئے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ: اس کا مطلب ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اگلے سال بھی جلسہ میں شمولیت کی دعوت دے دی ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے جلسہ پر آتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں، میرے لئے یہ بات بہت حیران کن ہے کہ میں نے کبھی بھی کوئی برا واقعہ نہیں دیکھا۔ میں ہر سال اپنا laptop bag نمائشی مارکی میں ایک ہی جگہ چھوڑ کر جاتا ہوں، مگر کبھی بھی میرا bag اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہوا۔

میں نے یہاں جلسہ پر متعدد مرتبہ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مجھے اپنے قریبیوں سے بھی زیادہ احمدیوں سے محبت ملتی ہے۔ میں حضور انور کو ایک عظیم شخص سمجھتا ہوں جن کی فراست بہت وسیع ہے اور ان کے ساتھ کچھ لمحات بسر کرنے کے بعد میں سمجھ سکتا ہوں کہ احمدی کیوں اپنے خلیفہ سے اس قدر محبت کرتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں تو اپنے آپ کو Jewish Member of Ahmadiyya Community سمجھتا ہوں۔

☆ اس سال کفنِ مسیح سے تعلق رکھنے والے بعض نئے ماہرین بھی آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

بہت اچھی بات ہے کہ نئے سکالرز بھی آئے ہیں۔ لوگوں کو آپ سے نئی انفارمیشن ملے گی۔ اب یہ نمائش پہلے سے بڑھ گئی ہے اور اس میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے کہا کہ آپ کی جماعت کی عورتیں بہت پڑھی لکھی ہیں۔ عورتوں نے ہم سے بہت مشکل اور academic سوال پوچھے تھے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے ایک غیر معمولی تجربہ تھا۔ اب میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں اگلی مرتبہ نہ آؤں۔ اب مجھے اگلی بار بھی آنا پڑے گا۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر 'اوکاشا الدالی' صاحب جو کہ لندن میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں وہ بار بار اس بات پر افسوس کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ یہاں پر 25 برس سے رہ رہے ہیں لیکن ایک مرتبہ بھی انہوں نے اس جلسہ کے بارہ میں کچھ نہیں سنا۔ موصوف اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ رضا کاران کی اتنی بڑی تعداد سارے کام بڑی مہارت اور خوشی سے کر رہی ہے۔

انہوں نے اس کا بھی اظہار کیا کہ کاش وہ پہلے اس جلسہ میں شامل ہوتے۔ کہنے لگے کہ اگلے سال وہ اپنے ساتھیوں اور شاگردوں کو بھی جلسہ میں شامل ہونے کا کہیں گے۔

موصوف خود تو غیر احمدی ہیں لیکن کہنے لگے کہ 'یہی اسلام کا حقیقی چہرہ ہے اور دوسرے مسلمانوں کو اس سے نمونہ لینا چاہیے۔'

☆ شراؤڈ (Shroud) کے ایک ماہر Olaf Jostein Andreassen کا تعلق ناروے سے ہے اور بہت سی کتب کے مصنف ہیں۔ ان کو انٹرنیٹ کے ذریعہ shroud کی نمائش کے متعلق پتا چلا تو انہوں نے بغیر کسی کو بتائے اس نمائش میں شامل ہونے کے لئے اپنی ٹکٹ بُک کرالی اور پھر بعد میں ناروے کی جماعت سے رابطہ کیا اور بتایا کہ میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یوکے جا رہا ہوں۔

انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے ساتھ بادشاہوں جیسا برتاؤ کیا گیا اور میں نے ایسا نظارہ دیکھا ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس نمائش میں شامل ہونے والے بعض مہمان عیسائی تھے۔ چونکہ یہ لوگ اتوار کے روز چرچ جاتے ہیں اس لئے ان کا چرچ جانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب موصوف سے پوچھا گیا کہ 'کیا آپ بھی چرچ جانا چاہتے ہیں'؟ اس پر وہ اس قدر متأثر ہوئے اور کہنے لگے کہ 'مجھے یقین نہیں آرہا کہ ایک مسلم جماعت انہیں چرچ لے جانے کے بارہ میں پوچھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی محبت اور عزت افزائی کو دیکھ کر انہوں نے اس دن ارادہ کیا کہ وہ چرچ نہیں جائیں گے بلکہ اپنا تمام وقت جلسہ میں ہی گزاریں گے۔

☆ شراؤڈ (Shroud) کے ایک اور ماہر Burno Barberis (برنو باربیریز) صاحب جو کہ ٹیورن کی ایک مشہور سائنٹیفک کمیٹی کے صدر بھی ہیں انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ احمدیوں کا خلافت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہے۔ احمدی جہاں کہیں بھی ہوں خلافت سے جڑے ہوتے ہیں اور خواہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ بھی جانتے ہوں ان کا آپس میں بہت مضبوط تعلق ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی خاص اور اچھوتی بات ہے۔

☆ امسال ایک مشہور فوٹو گرافر Peter Sanders جس نے مکّہ اور مدینہ کی خاص تصاویر لی ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوا۔ ریویو آف ریلیجنز کی نمائش دیکھ کر کہنے لگے: جماعتِ احمدیہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان ایک رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسلام اپنی حقیقی صورت جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے اُس سے بگڑ گیا ہے۔ اس طرح کی نمائشیں اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت ضروری ہیں۔

☆ برٹش سوسائٹی آف شراؤڈ نیوز لیٹر (British Society of Shroud Newsletter) کے ایڈیٹر 'David Rolfe' گزشتہ چالیس سال سے کفنِ مسیح پر تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے شراؤڈ کے حوالہ سے سب سے پہلی ڈاکومنٹری بنائی تھی جس پر انہیں ایوارڈز بھی مل چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا: لوگ Turin Shroud کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اکثر لوگ اسے مصنوعی قرار دیتے ہیں۔ مجھے بعض چرچوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کے لئے کئی سال لگ گئے کہ میں وہاں shroud کے متعلق خطاب کروں۔ مگر جماعتِ احمدیہ shroud کے ذکر کو برقرار رکھنے کے لئے جدو جہد کرنے میں صفِ اوّل میں ہے۔ مجھے shroud پر تحقیق کرتے ہوئے چالیس سال گزر گئے لیکن جب میں جلسہ پر shroud کی نمائش پر آیا تو مجھے shroud کی اصل غرض معلوم ہوئی جو کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک سائے تلے لانا ہے۔ اور یہ ایک ایسا مقصد ہے جو جماعتِ احمدیہ میں نہ صرف پایا جاتا ہے بلکہ اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے۔

ان مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے 39ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا 39واں سالانہ اجتماع 23 اور 24 ستمبر 2017ء کو ہیمپشائر کے علاقے کنگزلے (Kingsley) کی Country Market میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا جس میں چار ہزار سے زیادہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور بچیوں نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لاکر اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا اور اختتامی دعا بھی کروائی۔

حضور انور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا جس میں حضور انور نے اسلام کی تعلیم کے حوالہ سے توجہ دلائی کہ اسلام خواتین کو حقیقی آزادی مہیا کرتا ہے۔ حضور انور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند صحابیات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والی خواتین کے واقعات بیان کئے جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے غیر معمولی جرأت کا مظاہرہ کیا۔

حضور انور نے عورتوں کے ساتھ اسلام میں امتیازی سلوک کئے جانے کے الزام کی نفی کرتے ہوئے سورۃ النساء کی دوسری آیت کی تلاوت فرمائی جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک روح سے پیدا کیا اور پھر اُن کے جوڑے بنائے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے جذبات یکساں قسم کے ہوتے ہیں اور جس طرح ایک مرد اپنے اعمال کے لئے اپنے ربّ کے سامنے جوابدہ ہوگا، اسی طرح ایک عورت بھی اپنے افعال کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ روزمرّہ کاموں اور دیگر ذمہ داریوں کے حوالے سے مردوں اور عورتوں کے فرائض مختلف ہیں لیکن بچوں کو اخلاقی اور مذہبی روایات بتانا عورتوں کی اور اپنے گھرانہ کی مالی نگہداشت کرنا مردوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہئے کہ عورتیں اُن فرائض کو ادا کرنے سے قطعاً قاصر ہوں گی جو فرائض مردوں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کی حفاظت کے لئے قربانی کرنے میں مردوں اور عورتوں کے فرائض یکساں برابر ہیں اور دونوں ہی اس کے لئے یکساں طور پر خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ اگر کوئی خاوند یہ سمجھتا ہے کہ عورتوں کو مذہبی ذمہ داریوں سے دُور رہنا چاہئے اور کسی قسم کی قربانیوں میں حصّہ نہیں لینا چاہئے اور صرف اپنے خاوند کے لئے زندگی گزارنی چاہئے، ایسے خاوند سخت غلط سوچ رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی عورت یہ خیال کرے کہ گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے اُس کا مذہبی امور میں حصہ لینا ضروری نہیں ہے یا دین کے لئے اُس کی قربانیوں کی اب ضرورت نہیں رہی، وہ بھی غلطی پر ہے اور عورتوں کے مقام کو کمتر سطح پر سمجھ رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کے ابتدائی دَور میں خواتین کی طرف سے کی جانے والی قربانیوں کو اختصار سے بیان فرمایا کہ کس طرح مَیری میگدلینی (Mary Magdalene) اور دوسری خواتین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد نہایت بہادری اور حکمت سے حالات کا مقابلہ کیا۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات نے صحابہؓ کے شانہ بشانہ ہر قسم کی قربانیوں کی ایسی بہترین مثال پیش کرنے کی توفیق پائی جو تاریخ میں نہیں ملتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قربانیاں پیش کرنے والوں میں ایک ایسا جوڑا بھی شامل تھا جو اگرچہ غلام تھا لیکن اپنے مالک کے ہاتھوں شدید مظالم برداشت کرنے کے باوجود انہوں نے ایمان کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ایسے ہی شدید مظالم برداشت کرتے ہوئے جب خاوند اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تو ظالم مالک نے بیوی کے پیٹ سے نیزہ گزار دیا اور اگرچہ اس طرح اُسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تاہم اُن کی آخری سانس تک اُن دونوں کے ایمان کو متزلزل نہ کرسکا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے غزوۂ اُحد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب جنگ کے دوران آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شدید زخمی ہوگئے اور یہ خبر مدینہ میں بھی پہنچی اور کئی عورتیں وہاں سے دیوانہ وار میدانِ جنگ کی طرف جانے لگیں تو راستہ میں ایک عورت نے کسی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کے بارہ میں پوچھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ اے عورت! تمہارا خاوند، بھائی اور بیٹا شہید ہوچکے ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ تب اُس عورت نے کیسا مومنانہ جواب دیا کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میری ذات کو پہنچنے والا کوئی غم، غم نہیں رہا ہے خواہ میرا سارا گھرانہ ہی شہید کردیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایمان افروز واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ صحابیات کو کیسی خالص محبت اپنے مذہب اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی جس کے نتیجے میں وہ ہر وقت ہر قربانی کے لئے تیار رہا کرتی تھیں اور اِنہی قربانیوں کی بدولت اُن کے نام قیامت تک کے لئے محفوظ کردیئے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کی ممبرات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو ہمیشہ اور مستقل طور پر اپنا جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کیا آپ بھی اُسی طرح خدمت کرنے کی کوشش کرتی ہیں جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیاتؓ کیا کرتی تھیں۔ اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا آپ بھی اُسی محبت اور اخلاص کے ساتھ خدا اور اُس کے رسول کے ساتھ وابستہ ہیں جس طرح اُس زمانہ میں صحابیاتؓ وابستہ تھیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو آزادی نہیں دی اور اُسے مرد کا محکوم بنا کر رکھا ہے تو آپ احمدی عورتوں کا یہ فرض ہے کہ عملاً اس الزام کو ردّ کرکے دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ یہ اسلام ہی ہے جس نے آپ کو حقیقی آزادی عطا کی ہے۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ یہ بتائیں کہ اسلام کی طرف سے آپ پر اگر کوئی پابندیاں لگائی گئی ہیں تو یہ مردوں کی طرف سے جبراً نہیں ہیں بلکہ آپ نے اپنی مرضی سے یہ

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ جلسہ سالانہ گیمبیا از صفحہ 2

مختلف علاقوں کے الکالی گاؤں کے سربراہوں یا نمبرداروں نے تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ دین سکھانے کے سلسلہ میں جماعت کے کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ احمدیت نے پورے ملک کو دین سکھایا ہے اس لئے جماعت کی ان خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

❁ old yundum **علاقے کے الکالی** نے بتایا (اولڈ ینڈیم وہ علاقہ ہے جہاں ہمارا ہائی سکول مسرور سینئر سیکنڈری سکول واقع ہے) کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ وہ جماعت کے پروگرام میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ احمدیت ایک روشنی لے کر آئی ہے اور یہ روشنی قرآن کی تعلیم کی ہے۔ جماعت نے ہمیں دین سکھایا اور پھر سکول و ہسپتالوں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کی۔

نومبایعین کے نمائندہ نے بتایا کہ آج نماز جمعہ میں تلاوت قرآن کریم اور خطبہ جمعہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر نے ثابت کیا ہے کہ اصل راستہ احمدیت کا راستہ ہے۔ اور مَیں خوش ہوں کہ مَیں نے اس راستہ کو اختیار کیا۔ الحمدللہ۔

پہلے سیشن میں بعض وزراء، امیر صاحب سینیگال مع وفد، مشنری انچارج گنی بساؤ مع وفد، امریکہ، کینیڈا اور جرمنی سے آنے والے وفود، مختلف علاقوں کے ڈسٹرکٹ چیفس، کئی الکالیز، مختلف علاقوں کے امام نیز سرکاری افسران وغیرہ بھی شامل ہوئے تھے۔

پہلے سیشن میں مڈل، ہائی سکولز، بی اے اور ایم اے میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ انعامات میڈلز، تعلیمی سرٹیفکیٹ، قرآن کریم کا نسخہ اور نقد رقم پر مشتمل تھے۔ مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب نے طلباء و طالبات کے اسماء کا اعلان کیا اور مکرم Omar Jallow صاحب وزیر زراعت اور مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی تقریر جس کا عنوان ''رسول اللہ ﷺ کا عفو و درگزر'' تھا مکرم عبدالرحمان چام صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن مختلف تربیتی موضوعات پر مشتمل تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ تقریر کا عنوان ''حضرت مسیح موعود و امام المہدی کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں'' تھا۔ خاکسار نے قرآن و حدیث اور کتب سابقہ اور بزرگان دین کی تحریرات کی روشنی اس موضوع کو اجاگر کیا۔ واقعاتی طور پر چاند سورج گرہن کی عظیم پیشگوئی کے ظہور کے موقع پر گیمبیا اور سینیگال میں دو افراد نے خود ساختہ جہاد شروع کیا اور لوگوں کا خیال تھا کہ یہ مہدی ہیں اور پھر یکے بعد دیگرے دونوں فرانسیسی فوج کے ہاتھوں قتل ہوگئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مہر ثبت کر گئے کہ جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔

دوسری تقریر سابق صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم طاہر طورے صاحب کی تھی انہوں نے ''وطن سے محبت ایمان کا حصہ'' پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ باون سال میں پہلی دفعہ الیکشن کے ذریعے نئی حکومت آئی ہے اس لئے ہر ایک کا فرض ہے کہ ملک سے محبت دکھائے اور اس کی ترقی میں حصہ لے جیسا کہ احمدیہ جماعت کرتی آرہی ہے۔

تیسری تقریر مکرم داودا چام صاحب نے ''نماز۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک'' کے عنوان پر کی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ کی روشنی میں اپنے مضمون کو بیان کیا اور بتایا کہ ایک احمدی کے لئے بہت ضروری ہے کہ قیام نماز کرے۔

چوتھی تقریر مکرم محمد ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے 'خلافت، امن کا راستہ' کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ خلافت ہی وہ ذریعہ ہے جس کے ساتھ اُمّت واحدہ کا تصور مکمل ہوتا ہے۔ اور یہ تصویر اس وقت ساری دنیا احمدیت میں دیکھ رہی ہے۔ خلافت احمدیہ ہی ساری دنیا کے اتحاد و امن کی ضمانت دیتی ہے۔

لجنہ سیشن

دوسرے دن لجنہ نے اپنا الگ اجلاس کیا۔ لجنہ کے اجلاس میں تقاریر کے عناوین درج ذیل تھے:

رسول اللہ ﷺ کا مثالی کردار ہمسایوں سے حسن سلوک کے سلسلہ میں، اسلام اور کلچر، سوشل میڈیا کے اثرات، قومی ترقی میں عورت کا کردار۔

جلسہ میں نومبایعین اور غیر از جماعت کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ خاص طور پر ان کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر یہ عناوین رکھے گئے۔

لجنہ کے سیشن سے قبل مکرم امیر صاحب نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی تعلیم جو شادی کے سلسلے میں ہے نہایت اہم ہے اس لئے اللہ اور رسول ﷺ کی تعلیم پر عمل کرکے ہی ہم بے راہروی سے بچ سکتے ہیں اور معاشرے کو سدھار سکتے ہیں۔ انہوں نے ماؤں کے کردار کو خاص طور پر بیان کیا اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اسی سیشن میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والی طالبات میں میڈلز اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی سیشن

اختتامی سیشن میں مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا ہر احمدی کا فرض ہے کہ ملک کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق قائم کرے۔ ایک احمدی مرد و عورت کے لئے اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ بڑا اہم ہے کہ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں جو امام وقت کو مانا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے مزید کہا کہ جلسہ کے دوران سیکھی ہوئی باتوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں۔ ہمیشہ خلافت کے وفادار رہیں۔ مکرم امیر صاحب نے دعاؤں پر زور دیا۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ نیز درس القرآن اور درس الحدیث کا بھی انتظام تھا۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ دو ریڈیو سٹیشنز نے جلسہ کی کارروائی براہِ راست نشر کی۔ دیگر پرائیوٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی خبر نشر کی۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ سے متعلق خبریں مع تصاویر شائع کیں۔ بعض اخبارات نے سرورق پر ہی جلسہ کی خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ میں 8000 سے زائد مرد و زن نے شرکت کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید........از صفحہ نمبر 4

امتحان لیا جائے کہ کون زیادہ اچھے اعمال کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن اور اسلام پر یہ الزام کہ جبر اور طاقت کے ذریعہ لوگوں کو مومن بناؤ سراسر غلط ہے۔

۞ اسلام پر جبر کے ذریعہ، طاقت کے ذریعہ، قتل کی دھمکی کے ذریعہ مومن بنانے کا الزام لگانے والوں کی تردید کے لئے تو سورۃ ھود کی یہ دو آیات ہی کافی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنَّا عٰمِلُوۡنَ۔ وَانۡتَظِرُوۡا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ (ھود:122-123) اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے کہو اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ کہ تم اپنی جگہ عمل کرو۔ اِنَّا عٰمِلُوۡنَ ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

فرمائیے کیا یہ تعلیم یہ کہتی ہے کہ تم نے اپنے مسلک کے مطابق عقیدہ رکھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو ہم تمہارا خون بہائیں گے۔ یہ آیات تو کہہ رہی ہیں کہ تم اپنے حسبِ حال عمل کرو اور ہم بھی کر رہے ہیں یا تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ پھر دیکھو کہ کامیابی کس کو ملتی ہے۔

۞ وہ مسلمان جو تلوار کے زور سے مومن بنانا چاہتے ہیں اس آیت کی طرف توجہ کریں جس میں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے وَمَاۤ اَکۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِیۡنَ (یوسف:104) کہ آپؐ کا شوق بجا، کہ یہ لوگ ایمان لائیں مگر حقیقت یہی ہے کہ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ یہ آیت ان لوگوں کی توجہ کے قابل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ تلوار کی دھمکی دے کر اکثریت کو مسلمان بنالیں گے۔

۞ سورۃ الرعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبۡلَ الۡحَسَنَۃِ (الرعد:7) کہ مخالفین اسلام رسول اللہ ﷺ سے اچھائی سے پہلے یا اچھائی کے بجائے برائی طلب کرتے ہیں۔

اب فرمائیں وہ علماء جو یہ کہتے ہیں کہ مخالفین کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں نے تلوار سے حملے کا آغاز کیا۔ تو کیا جب مخالفین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھائی کے بجائے برائی طلب کرتے تھے تو کیا آپؐ نے ان کے سامنے قرآن پیش کیا جو سراسر اچھائی ہے یا تلوار سے ان کی گردن کاٹی؟

۞ سورۃ الرعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ لَہَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا (الرعد:32) کیا ابھی ان لوگوں کو جو ایمان لائے چین نہیں آیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ضرور ہدایت دے دیتا۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے رہنمائی ہے جو تلوار کے زور پر سب لوگوں کو ہدایت دینا چاہتے ہیں۔

۞ سورۃ ابراہیم کی آخری آیت ہے ہٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنۡذَرُوۡا بِہٖ وَ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (ابراھیم:53) کہ ایک اعلان ہے تمام انسانوں کے لئے اور تا کہ ان کو اس کے ذریعہ خبردار کیا جائے اور تا کہ وہ جان لیں کہ حقیقت میں وہی واحد معبود ہے اور جو لوگ عقل وشعور رکھتے ہیں وہ نصیحت حاصل کریں۔ یہ اعلان عام بتا رہا ہے کہ تمام انسانوں کے لئے اور ان کے انذار کے لئے اور ان کی اس تعلیم کے لئے حقیقت میں اللہ ہی واحد معبود ہے اور تا کہ عقل مند لوگ اس بات کو سمجھ لیں۔ ان سب باتوں کا ذریعہ قرآن ہے نہ کہ نام نہاد علماء کے فتوی کے مطابق تلوار ہے۔

۞ سورۃ الحجر کی تیسری و چوتھی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ۔ ذَرۡہُمۡ یَاۡکُلُوۡا وَ یَتَمَتَّعُوۡا وَ یُلۡہِہِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ (الحجر:3-4) کہ قریب ہے وہ وقت کہ جو لوگ کافر ہیں وہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو وہ کھائیں اور مزے کریں اور ان کی جھوٹی امیدیں ان کو غافل کردیں عنقریب وہ جان لیں گے۔ مگر آج کا عالم اپنے مریدوں کو حکم دیتا ہے کہ تلوار نکالو، بم چلاؤ، کلاشنکوف کی گولیوں سے ان کو بھون ڈالو۔

۞ قرآن بار بار مخالفین سے عفو اور درگذر کا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ سورۃ الحجر میں فرماتا ہے وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِیۡلَ (الحجر:86) کہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ (فیصلہ) کی گھڑی آنے والی ہے۔ پس تم خوبصورت انداز میں درگذر کرو۔

کیا قرآن جس خوبصورت انداز سے درگذر کرنے کا ارشاد فرما رہا ہے وہ آج کے مولویوں کے فتاویٰ کے مطابق ہے؟

۞ سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (الحجر:95) کہ جس بات کا آپؐ کو ارشاد ہوا ہے اس کو خوب کھول کر بیان کردیں اور مشرکوں سے اعراض کریں۔

ہم علماء زمانہ سے پوچھتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو پیغام آپؐ کو دیا گیا ہے وہ تو کھول کر لوگوں کو سنا دیں۔ مگر مشرکوں سے اعراض کریں۔ اب آپ بتائیے کہ کیا اعراض کرنا اس بات کو کہتے ہیں کہ تلوار، پستول، بم سے مشرکوں پر حملہ کردیں اور ان کا خون بہائیں؟

۞ آج کل کے نام نہاد علماء کہتے ہیں کہ مخالفین اسلام کو طاقت کے بل پر مسلمان بنایا جائے۔ جبکہ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ نَّحۡنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ کَذٰلِکَ فَعَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۚ فَہَلۡ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ (النحل:36) کہ وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے۔ نہ ہم اور نہ ہمارے بزرگ۔ اور نہ ہم اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ایسا ہی کیا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے۔ پس کیا رسولوں پر کھول کھول کر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کچھ ذمہ واری ہے؟

رسولوں پر تو قرآن صرف پیغام پہنچانے کے علاوہ کوئی ذمہ واری نہیں ڈالتا۔ مگر آج کل کے علماء مریدوں پر تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی ذمہ واری ڈالتے ہیں۔

۞ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے جو نہایت عظیم اور بلند پایہ تعلیم دی ہے اس میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی ...(النحل:91) کہ اللہ تم کو انصاف کا (پھر اس سے بڑھ کر) احسان کا (پھر اس سے بڑھ کر) اس طرح دینے کا جس طرح قرابت داروں کو دیا جاتا ہے۔

ہم آج کل کے نام نہاد علماء سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کے فتاویٰ اور قرآن مجید کی اس اعلیٰ درجہ کی نفیس تعلیم میں کوئی کسی طرح کا جوڑ ہے؟

علماء ظاہر کے یہ شدت پسند مرید جو اِن علماء کے فتووں کی تعمیل میں مغربی ممالک میں جا کر بے گناہ لوگوں پر حملے کر کے خون بہاتے ہیں بتا سکتے ہیں کہ وہ ان مغربی ممالک میں جانے کے لئے، ویزا کے حصول کے لئے ان ممالک کے سفارتخانوں سے وعدے کرتے ہیں کیا وہ ان وعدوں کو لوگوں کا خون بہاتے ہوئے پورا کر رہے ہوتے ہیں یا ان وعدوں کی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں؟

۞ قرآن تو اپنے ماننے والوں کو یہ ہدایت دیتا ہے وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِ اللّٰہِ اِذَا عٰہَدۡتُّمۡ وَ لَا تَنۡقُضُوا الۡاَیۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡکِیۡدِہَا وَ قَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰہَ عَلَیۡکُمۡ کَفِیۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ (النحل:92) کہ اللہ سے کئے عہد کو جب تم عہد کرو پورا کرو اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو اور تم نے اللہ کو اپنے پر ضامن بنا لیا ہے اور وہ سب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ شائد کسی کو خیال ہو کہ اس میں ان قسموں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ سے کسی عہد کرنے پر کھائی جاتی ہیں۔ مگر اس آیت سے اگلی آیت خوب واضح کر دیتی ہے کہ انسانوں کے درمیان معاملات میں جو قسمیں کھائی جائیں ان کا توڑنا بھی گناہ ہے اور ان قسموں کو توڑنا ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی عورت سارا دن سوت کاتے اور پھر اس کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ فرماتا ہے وَ لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَہَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ اَنۡکَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ (النحل:93) کہ اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو اس کے مضبوط ہو جانے کے بعد کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اس طرح تم اپنی قسموں کو فریب کے ذریعہ آپس میں نفع اٹھانے کا ذریعہ بنالو۔ پھر آگے چل کر فرماتا ہے۔ وَ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ ...(النحل:95) کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں فریب کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اور سورۃ بنی اسرائیل میں حکم فرماتا ہے وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل:35) کہ اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی۔

۞ سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۟ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّ مَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ (الکھف:30) اور کہو یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اس مضمون کو سورۃ بنی اسرائیل کی آیت (108) میں اس طرح بیان فرمایا ہے قُلۡ اٰمِنُوۡا بِہٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا تم انہیں کہو کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ۔ یعنی تمہاری مرضی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان ارشادات کے بعد بھی شدت پسند لوگ طاقت کے ذریعہ مومن بنانا چاہتے ہیں۔

۞ علماء کہتے ہیں کہ مخالفین اسلام کو تلوار کے زور پر ختم کرو۔ مگر سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡہُمۡ زَہۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۬ۙ لِنَفۡتِنَہُمۡ فِیۡہِ ...(طہٰ:132) تم آنکھ اٹھا کر بھی اس ساز و سامان کی طرف نہ دیکھو جو ہم نے ان کو دیا ہے جو دنیاوی زندگی کی شان و شوکت کا سامان ہے تا کہ ہم ان کی اس کے ذریعہ آزمائش کریں۔

مگر ملّاؤں کا فتویٰ تو یہ ہے کہ مخالفین کو قتل کر کے ان کا سامان لوٹ لو۔

۞ اس سورۃ کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوۡا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَ مَنِ اہۡتَدٰی (طہٰ:136) کہ تم کہو ہر ایک منتظر ہے تم بھی (یہ مخالفین کو خطاب ہے) انتظار کرو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ والے ہیں اور کون ہے جو ہدایت پا گیا۔ فرمائیے علماء کرام آپ کا فتویٰ اور آپ کے مریدوں کا طرزِ عمل اس ہدایت کے بالکل الٹ نہیں؟

۞ نام نہاد علماء اپنے مفسدانہ فتاویٰ کی تائید میں سب سے بڑا ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ ابتداءِ اسلام میں جارحیت کا ارتکاب مسلمانوں نے کیا۔ یہ سراسر اتہام ہے۔ نہ قرآن اس کی تائید کرتا ہے نہ تاریخ۔ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلۡ مَتَّعۡنَا ہٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَہُمۡ حَتّٰی طَالَ عَلَیۡہِمُ الۡعُمُرُ ؕ اَفَلَا یَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُہَا مِنۡ اَطۡرَافِہَا ؕ اَفَہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُکُمۡ بِالۡوَحۡیِ ۫ۖ وَ لَا یَسۡمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنۡذَرُوۡنَ (الانبیاء:45-46) یعنی اصل بات یہ ہے کہ ہم نے انہیں خوب سامان زندگی دیا اور ان کے آباء واجداد کو بھی یہاں تک کہ ایک لمبا زمانہ ان پر گزر گیا (علماء زمانہ تو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ طاقت کے زور پر مخالفین کو فتح کریں۔ قرآن کہتا ہے کہ ابتدائی مسلمانوں کے مخالفین لمبا عرصہ قائم رہے) ہاں ہم خود زمین کو اس کی اطراف سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ مخالفین غالب آجائیں۔ (گویا مسلمانوں کی تلوار سے وہ مغلوب نہیں ہو رہے) پھر فرماتا ہے کہو حقیقت یہ ہے کہ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُکُمۡ بِالۡوَحۡیِ مَیں تمہیں صرف وحی کے ذریعہ ڈرا رہا ہوں (تلوار کے ذریعہ نہیں) اور بہرے لوگ جب ڈرائے جا رہے ہوں تو وہ سنا نہیں کرتے۔ (اگر تلوار کے ذریعہ انذار ہوتا تو نہ سننے کا سوال ہی نہیں تھا)

سورۃ انبیاء کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ قُلۡ اِنَّمَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُکُمۡ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ وَ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ اَمۡ بَعِیۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡتُمُوۡنَ وَ اِنۡ اَدۡرِیۡ لَعَلَّہٗ فِتۡنَۃٌ لَّکُمۡ وَ مَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ... (108-113) کہ ہم نے تمہیں دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تم کہو کہ مجھ پر تو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے۔ پس کیا تم اس بات کو مانو گے؟ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے تمہیں برابر اطلاع کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ امر جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا قریب ہے یا بعید۔ وہ ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ تمہارے لئے آزمائش ہے اور ایک عرصہ تک تمہیں فائدہ پہنچانا ہے۔

اب ذرا ان آیات کو غور سے پڑھئے آپ علماء جو فتوے جاری کر رہے ہیں اور ان کے نتیجہ میں معصوم، بے گناہ عورتیں، بچے قتل ہوتے ہیں کیا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق ہے؟ پھر فرماتا ہے اگر وہ منہ پھیر لیں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے تمہیں برابر اطلاع دے دی ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ امر جس کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے یا بعید۔ مگر آپ علماء کا فتویٰ تو آج کل یہ ہے کہ منہ پھیرنے والوں کی فوری خبر لی جائے اور ان کے خلاف فوری طاقت استعمال کی جائے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان کو کہو کہ یہ شاید تمہارے لئے ایک آزمائش ہے اور تمہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ مگر آپ علماء کے فتوے تو ان معصوم لوگوں کو ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا موقعہ دینے کے بجائے فوری طور پر ان کا خون بہا رہے ہیں۔

۞ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَ الصّٰبِئِیۡنَ وَ النَّصٰرٰی وَ الۡمَجُوۡسَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا ٭ۖ اِنَّ اللّٰہَ یَفۡصِلُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ (سورۃ الحج 18) کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور صابی اور نصرانی اور مجوسی، اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا۔ مگر اس دور کے علماء کہتے ہیں کہ ہم آج، ابھی اس دنیا میں طاقت کے زور سے اس کا فیصلہ کریں گے۔

❁ سورۃ الحج میں قطعی طور پر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جو جنگ کی اجازت دی جارہی ہے وہ اس لئے ہے کہ مسلمان پر ظلم کیا جارہا ہے اوران پر جنگ مسلط کی جارہی ہے۔ فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۔ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (الحج:40-41) کہ اجازت دی جاتی ہے ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس لئے کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں کے ذریعہ نہ روکتا تو عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے معبد، راہبوں کے خلوت خانے اور مساجد جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے۔ مگر اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں اللہ بہت قدرت والا اور معزز ہے۔

ان آیات کو پڑھنے کے بعد جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسلام جارحیت کی تعلیم دیتا ہے یا وہ مسلمان جو اسلام کا نام لے کر جارحانہ حملے کرتے ہیں، اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ ان کو اجازت دی گئی ہے جن سے لڑائی کی جاتی ہے (وہ خود لڑائی کی ابتدا نہیں کرتے) کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ (پھر فرماتا ہے اس مقابلہ کی اجازت کے جواز کے طور پر) کہ اگر کچھ لوگوں کے ذریعہ اللہ دوسروں لوگوں کا مقابلہ نہ کرتا تو یہود و نصاریٰ کے معبد، گوشہ نشین اور مسلمانوں کی مساجد گرادی جاتی ہیں۔

ان آیات سے یہ مضامین بالکل واضح ہیں:

1۔ جارحانہ حملوں کی مسلمانوں کو اجازت نہیں۔

2۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت اس لئے دی جارہی ہے کہ ان پر جنگ مسلّط کی گئی ہے۔

3۔ مسلمان مظلوم ہیں۔

4۔ مسلمانوں کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے۔

5۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جارحانہ حملوں کے مقابلہ کی اجازت اس لئے بھی دی گئی ہے۔ تا کہ عبادتگاہیں محفوظ رہیں خواہ وہ یہود کی ہوں خواہ عیسائیوں کی خواہ راہبوں کی خواہ مسلمانوں کی۔ ان آیات کے بعد جو شخص مسلمان کہلا کر جارحانہ طور پر حملے کرتا ہے فرمائیے کیا وہ قرآن کی نافرمانی نہیں کررہا؟

آج کل علماء جو فتوے دے کر اپنے مریدوں کے ذریعہ سے خون کروارہے ہیں ان کے فتوے اور قرآن مجید کی تعلیم ہر قدم پر تضاد اور اختلاف کرتی ہے۔ مثلاً ان نام نہاد علماء کا فتویٰ تو نہ ماننے والوں کی گردن اڑانا ہے اب دیکھئے قرآن کیا فتویٰ دیتا ہے۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَتَکُوۡنَ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ یَّعۡقِلُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِہَا ...(الحج:47) کیا انہوں نے زمین میں سفر نہیں کیا تا کہ ان کو وہ دل حاصل ہوں جن کے ذریعہ وہ عقل سے کام لیں اور وہ کان ملیں جن کے ذریعہ وہ سنیں۔ اب فرمائیے کہ یہ مخالفین قرآنی ارشاد کے مطابق دنیا میں سفر کریں یا علماء وقت کے فتویٰ کے مطابق ان کے مریدوں کی تلوار کا نشانہ بنیں۔

❁ سورۃ الحج کی آیت نمبر 56 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ لَا یَزَالُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡہُ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ السَّاعَۃُ بَغۡتَۃً اَوۡ یَاۡتِیَہُمۡ عَذَابُ یَوۡمٍ عَقِیۡمٍ (الحج:56) کہ یہ لوگ جنہوں نے (قرآن کا) انکار کیا ہے اس کے بارہ میں شک میں رہیں گے یہاں تک وہ گھڑی (قیامت کی گھڑی) اچانک ان پر آجائے گی یا اس دن کا عذاب ان پر آجائے جو عقیم ہے، اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑتا۔

آجکل کے علماء کے خیالات کے مطابق تو اس آیت میں ان دو باتوں کے ساتھ بلکہ ان کے بجائے یہ ذکر بھی ہونا چاہئے تھا کہ جب تک مسلمان تلوار سے ان کی گردنیں نہ اڑا دیں۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ علماء وقت کی طرف جو فتویٰ منسوب کیا جارہا ہے وہ درست نہیں۔ تو یاد رہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف عام طور پر مشہور ہے، معروف ہے بلکہ آج کل اس پر عمل بھی ہورہا ہے اور روز اخبارات میں اس فتویٰ پر عمل کی خبریں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گو بعض دفعہ اس فتویٰ کو پس پردہ رکھنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے مگر جہاں تک مرتد مرد یا مرتدہ عورت کا تعلق ہے یہ فتویٰ سرِ عام دیا جاتا ہے۔ برصغیر کے ایک معروف مترجم حدیث وحیدالزمان صاحب اپنے بخاری کے ترجمہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ ''ابن منذر نے کہا کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مرتد مرد ہو یا عورت قتل کیا جائے۔'' (ترجمہ بخاری پارہ 28)

...............(باقی آئندہ)

بقیہ: لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع

...از صفحہ نمبر 14

قبول کی ہیں کیونکہ آپ نے اسلام کی شاندار تعلیمات کو قبول کیا ہے۔ یاد رکھیں کہ معاشرتی دباؤ کے نتیجہ میں تبدیلی پیدا کرنا کوئی آزادی نہیں ہے بلکہ حقیقی آزادی یہی ہے کہ اپنے عقائد اور اعتقادات کے مطابق عملی اظہار کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر احمدی خواتین اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ کامیاب مائیں بنیں گی اور ایسی احمدی مسلمان عورتیں کہلائیں گی جو دنیا کے ہر قسم کے امور پر اپنے دینی امور کو ترجیح دیں گی۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ جائیں گی تو مجھے یقین ہے کہ آپ اسلام احمدیت کے حقیقی پیغام کو دُورونزدیک پھیلانے میں بھی کامیاب ہوجائیں گی۔

حضور انور نے آخر میں دعا کروائی اور اس طرح یہ سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کے آخری اجلاس میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی طرف سے اپنی ذیلی تنظیم کے قیام پر 60 سال مکمل ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیس ہزار پاؤنڈ کی رقم بطور تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت یہ ہدیہ قبول فرمایا اور یہ رقم مسجد بیت الفتوح مورڈن کی تعمیر نَو کے لئے بنائے گئے فنڈ میں دینے کا ارشاد فرمایا۔

اجتماع کے دوران خواتین اور ناصرات کے بہت سے علمی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے جن میں کوئز اور تقاریر کے مقابلے بھی شامل تھے۔ اس موقع پر ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ اجتماع کے دوران مختلف عناوین پر چند پریزنٹیشنز کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ نیز بہت سی ورکشاپس بھی منعقد کی گئیں جن کا تعلق صحت اور صنعت و تجارت سے تھا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

VACANCY Minister of Religion Ahmadiyya Muslim Community: Indonesian Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE:

We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR(overall band score of 5.5).

He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOBDESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam)and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam AhmadFounder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu, Arabic and with a good understanding of Indonesian and a reasonable command of English. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years.

You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East.You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either a Shahid"degree"or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE:

Thestipend/customaryofferingspackageincludethefollowing:

Stipend of £5,100–/per annum(for 35 hours a week on average plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed (25-days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2017

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ مندرانی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 فروری 2017ء میں مکرم آصف احمد ظفر بلوچ صاحب کے قلم سے اُن کے پڑدادا اور قبیلہ مندرانی کے اوّلین احمدی حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ کی سیرت وسوانح پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف میں کوہ سلیمان کے دامن میں ایک چھوٹی سی بستی مندرانی واقع ہے جن کے باشندوں کی اکثریت مندرانی قبیلے پر مشتمل ہے جو بلوچوں کے تنکانی قبیلے کی ایک شاخ ہے۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب احمدیت قبول کرنے سے پہلے اہل سنت والجماعۃ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد میر محمود احمد خان مندرانی اپنی بستی مندرانی کے سب سے بڑے زمیندار تھے اور انتہائی نڈر، بے باک اور سچے انسان تھے۔ پورے علاقہ کے لوگ اُن کی بہادری کے معترف تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے فتح محمد خان کی تعلیم کے لئے دو اساتذہ کا انتخاب کیا ان میں سے ایک حضرت میاں رانجھا خان صاحب، فارسی کے فاضل اور صاحبِ کشف وکرامات بزرگ تھے۔ بستی کے نوجوان اُن سے علوم قرآنیہ، مثنوی رومی اور دیگر کتب دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ فتح محمد خان صاحب سے کہا کہ حافظ صاحب! میں اس دنیا سے گزر جاؤں گا اور آپ زندہ ہوں گے، امام مہدی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جب وہ ظہور فرمائیں تو ان کا انکار نہ کرنا۔

حضرت میاں رانجھا خان صاحب نے آخری عمر میں یہ کہتے ہوئے ایک تلوار بھی خریدی کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو مَیں اس کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا۔ اپنے استاد کی تقلید میں پھر خود حافظ صاحب نے بھی اپنے لئے ایک تلوار بنوالی۔

اُنہی ایام میں بستی کے ایک شخص 'محمد ولد محمود' حصولِ تعلیم کی خاطر پندرہ سولہ سال پنجاب کے مختلف علاقوں میں مقیم رہے اور بالآخر راولپنڈی جاکر حکیم شاہ نواز صاحب سے طبابت سیکھنے لگے۔ حکیم صاحب احمدی تھے۔ اُن سے حضرت مسیح موعودؑ کا نام سنا تو قادیان چلے گئے۔ وہاں جاکر حضورؑ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی شاگردی اختیار کرلی اور مولوی محمد شاہ صاحبؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی رہائش حضورؑ کے کتب خانہ میں ہی تھی۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشاد پر مربی بنا کر کشمیر بھجوائے گئے۔ موضع آسنور میں انہوں نے شادی کی۔ 18 مارچ 1920ء کو 65 برس کی عمر میں کشمیر میں فوت ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔ بوجہ موصی ہونے کے یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگایا گیا۔ رشتہ میں آپ مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے ماموں تھے۔

1901ء میں حضرت مولوی محمد شاہ صاحبؓ نے حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کو بذریعہ خط امام مہدی کی آمد کی اطلاع دی اور ساتھ ہی حضرت اقدسؑ کا کچھ منظوم کلام بھی بھیجا۔ پھر حافظ صاحب کی درخواست پر مولوی صاحب موصوف حضرت صاحب کی کچھ کتب لے کر بستی مندرانی پہنچے۔ آپؓ کے ذریعہ جن احباب نے تحریری بیعت کی اُن میں حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ اور ان کے برادر کلاں نور محمد خان صاحب، نور محمد خان صاحب مچھرانی، بخشن خان صاحب اور میاں محمد صاحب، حافظ محمد خان صاحب و گوہر علی صاحب برادر کلاں مولوی محمد شاہ صاحب شامل تھے۔ اس کے بعد حضرت مولوی محمد شاہ صاحبؓ واپس تشریف لے گئے۔

محترم حافظ فتح محمد خان صاحبؓ کی بیعت کا اعلان 24 ستمبر 1901ء کو الحکم میں شائع ہوا۔ مارچ 1903ء میں حضرت نور محمد خان صاحبؓ مچھرانی، حضرت حافظ محمد خان صاحبؓ اور حضرت میاں محمد صاحبؓ قادیان گئے لیکن حضرت مسیح موعودؑ مقدمہ کرم دین کی پیروی کے لئے گورداسپور میں تھے۔ چنانچہ یہ بزرگ قادیان میں ٹھہرے رہے اور حضورؑ کی بیعت کرکے واپس بستی مندرانی آئے۔ اِن کی تبلیغ سے بستی کے مزید چند لوگوں نے بھی بیعت کرلی اور اس طرح بستی مندرانی میں مضبوط جماعت قائم ہوگئی۔

1903ء میں ہی حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ، عثمان خان صاحبؓ اور بخشن خان صاحبؓ نے قادیان جاکر حضورؑ کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور پندرہ بیس دن تک برکاتِ صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اور رسالہ ریویو بھی اپنے نام پر جاری کرواکے واپس آئے۔

1907ء میں حضرت مولوی محمد شاہ صاحبؓ دوبارہ بستی مندرانی تشریف لائے تو دسمبر 1907ء میں آپؓ کی معیت میں نور محمد خان صاحب، محمد مسعود خان صاحب اور میاں محمد صاحب نے قادیان جاکر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور جلسہ سالانہ 1907ء میں شریک ہوئے۔ چنانچہ اس بستی کے 15 افراد کو تحریری جبکہ آٹھ کو دستی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔

اگرچہ حضرت حافظ صاحبؓ زمیندار تھے لیکن زمین کا زیادہ تر کام آپ کے بڑے بھائی نور محمد خان صاحبؓ کیا کرتے تھے جبکہ آپؓ اکثر مسجد میں ہی رہا کرتے تھے۔ مکانات بھی مسجد کے قریب تھے۔ آپ نے اکیلے ہی مسجد احمدیہ بستی مندرانی تعمیر کروائی اور احباب جماعت کو باقاعدگی سے درس دیتے اور قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ مندرانی کا شمار علاقہ کے پڑھے لکھے سنجیدہ طبقہ میں ہوتا تھا۔ آپؓ بہت نیک، پارسا اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ ایک جیّد عالم بھی تھے۔ ذاتی شوق سے عربی اور فارسی کے علوم کی تحصیل کی۔ فارسی کے اعلیٰ پایہ کے شاعر بھی تھے اور اپنے علاقہ میں اپنے علم وفضل کی بدولت مشہور تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک فارسی کی منظوم کتاب بھی لکھی تھی مگر افسوس کہ وہ قبل از اشاعت ہی ضائع ہوگئی۔ اس کتاب کی پہلی نظم کا عنوان ''سلام بنام امام مہدی تھا'' جس کا پہلا شعر یہ تھا:

السلام اے یوسف کنعان ما
السلام اے نوح کشتی بانِ ما

مثنوی رومی اور صرف ونحو پر بھی حافظ صاحب کو عبور حاصل تھا۔ بلوچ اور پٹھان باقاعدگی سے آپؓ کے حجرے میں حاضر ہوتے اور قرآن کریم، احادیث نیز مثنوی رومی کا درس لیتے۔ خوش الحان اس قدر تھے کہ صبح کھیتوں کی طرف جانے والے دہقان آپؓ کی تلاوت کی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے۔ آپؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید آج بھی محفوظ ہے۔ آپؓ قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت اکثر اپنی معصوم پوتی بی بی غلام سکینہ کو اپنی گود میں لے لیتے۔ بچی ہمہ تن گوش ہو کر سنتی رہتی۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ میری اس پوتی (غلام سکینہ) کو قرآن پاک سے بے انتہا عشق ہوگا۔ آپؓ کا یہ فرمان بعد میں من وعن پورا ہوا اور بستی بزدار کی ہزاروں خواتین کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اُن کو عطا ہوئی۔

حضرت حافظ صاحبؓ کے بیٹے محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے اپنے بچپن میں یہ خواب دیکھا کہ قرآن شریف اُن کے سینے میں چمک رہا ہے۔ تو اُن کے والد محترم حضرت حافظ صاحبؓ نے اسی خواب کی بنیاد پر دینی تعلیم کے حصول کے لئے مارچ 1921ء میں جبکہ وہ ابھی بمشکل 13 سال ہی کے تھے، اُن کو قادیان چھوڑ آئے۔ محترم مولانا صاحب کو دینی علم حاصل کرنے کے بعد تصنیف ''معجزات القرآن'' کو پیش کرنے کی توفیق بھی ملی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حروف ابجد کی تہہ میں بہنے والے قرآنی معارف کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن پر کھولا۔

حضرت حافظ صاحبؓ کے ایک شاگرد حضرت محمد مسعود خان صاحبؓ مچھرانی کو 1914ء میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ایک ٹریکٹ موصول ہوا جس میں لکھا ہوا تھا کہ جماعت کو چاہئے کہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ تعاون نہ کریں، اب خلافت انجمن احمدیہ کی ہو گی۔ اس ٹریکٹ کا جب حضرت حافظ صاحبؓ کو علم ہوا تو آپؓ نے ساری جماعت کو اکٹھا کیا اور جماعت سے مشورہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت اقدس میں تحریری بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر دسمبر 1914ء کے جلسہ سالانہ پر بستی مندرانی کے پندرہ افراد نے قادیان جاکر حضورؓ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔

شروع میں جمعہ بستی مندرانی میں نہیں پڑھا جاتا تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد حضرت حافظ صاحبؓ نے باقاعدہ نماز جمعہ کا بھی انتظام کیا اور نماز عیدین بھی اپنی بستی میں پڑھایا کرتے تھے۔ ان دنوں غیراحمدیوں نے بائیکاٹ کیا اور بہت مخالفت کی۔ کئی مُلّاؤں نے آکر بستی میں سلسلہ کے خلاف تقاریر کیں۔ انہی ایام میں آپ نے ایک مناظرہ کروایا۔ احمدیوں کی طرف سے مناظر مولوی محمد شاہ صاحبؓ تھے۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں بستی بزدار کے ایک بااثر اور شریف النفس زمیندار حضرت شیر محمد خان صاحب (نمبردار) نے احمدیت قبول کرلی۔

حضرت حافظ صاحب جب احمدی نہیں ہوئے تھے تو تونسہ شریف کی محمودیہ گدّی کے گدی نشین خواجہ اللہ بخش صاحب تھے آپ کے بڑے معتقد تھے اور اُن کے دربار میں حافظ صاحب کو ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپؓ نے خواجہ صاحب کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ اس پر انہوں نے آپؓ کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے کوششیں کیں اور آخر مخالفت اور بائیکاٹ پر اُتر آئے۔ تاہم حضرت حافظ صاحبؓ نے واضح طور پر یہ پیغام خواجہ صاحب کو کہلوا بھیجا کہ میں اب جس مُرشد کا مرید بن گیا ہوں، اس کے بعد مجھے کسی اور مُرشد کی ضرورت نہیں رہی۔

حضرت حافظ صاحبؓ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جبکہ دوسری بیوی کے بطن سے چار بیٹے پیدا ہوئے۔ جن میں سب سے چھوٹے محترم مولانا ظفر محمد ظفر خان صاحب مندرانی لمبا عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ نے 65 سال کی عمر میں دسمبر 1925ء میں وفات پائی اور ''لال اصحاب'' نامی قبرستان واقع دامن کوہ سلیمان بستی مندرانی میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 65 برس تھی۔

آپؓ کی وفات پر علاقہ کی ایک معزز شخصیت سید مسعود شاہ صاحب کے بیٹے سید نور شاہ صاحب نے (جو آپؓ کے پاس تحصیل علم کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے) جنازہ پڑھنا چاہا تو کچھ لوگوں نے شاہ صاحب کی مخالفت کی۔ اس پر شاہ صاحب نے دوٹوک جواب دیا کہ وہ میرے بزرگ استاد تھے اس لئے میں اُن کی نماز جنازہ ضرور پڑھوں گا۔ اس پر وہ تمام مخالفین جو حافظ صاحبؓ کا دل سے احترام کرتے تھے، حوصلہ پاکر آگے بڑھے اور الگ سے نماز جنازہ پڑھ ڈالی۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ اور پانچ دیگر اصحابِ احمد جس قبرستان میں دفن ہیں اس کا نام پہلے سے ہی قبرستانِ صحابہ تھا۔ کیونکہ مشہور ہے کہ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ کی قبریں موجود ہیں۔

...❀...❀...❀...

حضرت میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 فروری 2012ء میں مکرم کرنل (ر) میاں عبدالعزیز صاحب نے اپنے دادا حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ کے حالاتِ زندگی رقم کئے ہیں۔

حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ 1875ء میں ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں ترگڑی میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے بزرگ ضلع امرتسر سے آکر آباد ہوئے تھے۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی والدین کے سایہ سے محروم ہو گئے اور بچپن بہت تلخ گزرا۔ جوانی میں بہت شہزور تھے اور کلائی پکڑنے، کبڈی، کُشتی اور سہاگہ اٹھانے میں آپ کا کوئی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28 مارچ 2012ء میں محترم عبدالمنان ناہید صاحب کے حوالہ سے کہی گئی لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

صدق و صفا کا مہر و وفا کا پیکر تھا منان
شعر وسخن کی اس کے دَم سے کیا ارفع تھی شان
خدمتِ انساں اس کا شیوہ، لب پر میٹھے بول
خُلق ومروّت اس کا چلن تھا علم وادب کی جان
خُلق کی شمعیں اس نے جلائیں لب پر حرفِ دعا
لے کے گیا ہے خُلدِ بریں وہ بخشش کا سامان
شعر وسخن کو اُس نے بخشی خون سے ایسی جِلا
جس کی تابانی سے جگمگ ہو گئے ہیں اذہان
بزمِ سخن کو سونی کرکے رخصت ہوا ناہید
تیری جدائی میں روئیں گے برسوں ترے اخوان
برسوں اس کی یاد رہے گی دل میں یوں محمود
خنداں جیسے قلبِ حزیں میں اب بھی ہے منان

ثانی علاقہ بھر میں نہیں تھا۔ قریباً پچیس سال کی عمر میں 1901-02ء میں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی اور ساتھ ہی حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی سے دوستی بھی ہوگئی۔ اس دوستی کے نتیجہ میں آپؓ کا ایمان بھی مضبوط ہوا اور تبلیغ میں آسانی بھی ہوگئی۔ آپؓ کی تبلیغ سے گاؤں کے دو تین گھر جلد ہی احمدی ہوگئے۔ پھر ان احمدیوں نے مسجد بنانے کے لئے گاؤں سے باہر ایک جگہ خریدی۔ مگر جونہی بنیاد کی کھدائی شروع ہوئی تو سخت مخالفت کا آغاز ہوگیا۔ پہلے گدھوں کو وہاں باندھ کر گندگی ڈال دی گئی اور پھر ایک ہجوم لاٹھیاں لے کر وہاں پہنچا اور تعمیر روکنے کا حکم دیا۔ حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ بھی تیار تھے۔ قریباً دو گھنٹے مقابلہ ہوا اور آپؓ نے کئی مخالفین کو جب زخمی کردیا تو وہ چلے گئے اور پھر مسجد آرام سے مکمل ہوگئی۔

مسجد کی تعمیر رُکوانے کے لئے جو مخالفین آئے اُن میں حضرت میاں صاحبؓ کے قریبی دوست مولوی نور محمد صاحب بھی شامل تھے۔ بعد ازاں آپؓ اُن کو کسی بہانے سے لاہور اور وہاں سے قادیان لے گئے۔ قادیان میں اُن کی ملاقات حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی سے کروائی گئی تو انہوں نے بھی بیعت کرلی۔ وہ بھی ایک مضبوط اور بہادر آدمی تھے۔ چنانچہ اُن کے قبول احمدیت سے گاؤں میں جماعت مضبوط ہوگئی۔

حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ بہت پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ٹھیکیداری کرتے تھے۔ روزانہ شام کو کئی مزدور آپؓ کے گھر اُجرت لینے آیا کرتے تھے۔ آپؓ اُن کو بٹھا کر پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کا درس دیا کرتے تھے اور پھر سب کو ادائیگی کی جاتی اور ہر ٹھیکہ کے دوران دو چار بیعتیں ہوجایا کرتی تھیں۔

حضرت میاں صاحبؓ والدین کی کم سنی میں وفات کی وجہ سے سکول تو نہ جاسکے لیکن حصول علم کا شوق انتہا کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ لہٰذا سلسلہ کے اخبار اور کتب پڑھنا سیکھ لیا۔ پنجابی صوفیا کا بہت سا کلام آپؓ کو زبانی یاد تھا۔ سفر میں الفضل اخبار ساتھ رکھتے اور دوسروں کے سامنے پڑھتے تھے۔ اس وجہ سے کبھی جھگڑا بھی ہوجاتا لیکن سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آجاتیں۔

حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ نے اپنے دوست حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ کا ذکر ''حیاتِ قدسی'' میں بھی کیا ہے۔ اُن کے بیٹے مولانا برکات احمد صاحب راجیکی کئی سال آپؓ کے پاس لاہور میں رہے۔ حضرت مولوی صاحب بھی جب سلسلہ کے کاموں کی وجہ سے کسی ایسے شہر میں جاتے جہاں حضرت میاں صاحبؓ نے ٹھیکہ لیا ہوتا تو ان کے پاس ہی قیام فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ سیالکوٹ میں تشریف لائے تو حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ نے اُن سے گِلہ کیا کہ آپ اتنے بڑے دعا گو اور مولانا سمجھے جاتے ہیں لیکن ہمارا کوئی بچہ نہیں بچتا اور چند دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتا۔ اس پر حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ نے اُن کے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں ایک بیٹا دے گا جو نیک صالح، لمبی عمر پانے والا ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد محترم میاں عبدالحفیظ صاحب پیدا ہوئے جن کے ذریعہ وہ باتیں پوری ہوئیں۔ اگرچہ پھر تین مزید بچے بھی پیدا ہوئے لیکن زندہ نہ رہے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی کئی مناظروں میں حضرت میاں صاحبؓ کو باوجود آپ کے اَن پڑھ ہونے کے اپنے ہمراہ لے جایا کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ بعض اوقات فساد ہوجاتا ہے اور ایسے وقت میں میاں اللہ رکھا بعض اوقات اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر میری حفاظت کرتا ہے اور صورت حال چاہے کتنی بھی خطرناک ہوجائے یہ پیچھے نہیں ہٹتا۔

خلافتِ ثانیہ کے موقع پر جماعت پر ایک ابتلاء آیا۔ حضرت میاں اللہ رکھا صاحبؓ کے چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب سے ذاتی تعلقات تھے اس وجہ سے آپؓ کی طبیعت ان کی طرف مائل تھی لیکن ایک بے چینی بھی تھی جو کسی طرح کم نہیں ہوتی تھی۔ آخر آپؓ نے گڑگڑا کر دعا کی تو خواب دیکھا کہ آپؓ مذکورہ دونوں حضرات کے ہمراہ احمدیہ بلڈنگس کی طرف پیدل جارہے ہیں۔ آپؓ نے دیکھا کہ اُن دونوں کی قمیض ناف سے نیچے کٹی ہوئی ہے جس سے آپؓ پریشان ہوئے اور اس کی وجہ پوچھنے ہی والے تھے کہ وہ دونوں بائیں طرف ایک گلی میں مڑ گئے۔ آپؓ نے کہا کہ یہ گلی تو آگے سے بند ہے اور ہمیں تو سیدھا جانا ہے۔ اس پر دونوں نے کہا کہ آپ کو نہیں پتہ ہم ٹھیک راستے پر جارہے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر اگلی ہی صبح آپؓ نے قادیان جاکر حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کرلی۔

حضرت میاں صاحب نے 1933ء میں لاہور کا محلہ محمد نگر بسایا تھا۔ پھر آپؓ کی تحریک پر پارٹیشن کے بعد لاہور کی پہلی احمدیہ مسجد بھی محمد نگر میں بن گئی۔ آپؓ نے 75 سال کی عمر میں اس مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصّہ لیا۔ آپؓ اس مسجد کے ڈیزائنر بھی تھے معمار بھی اور مزدور بھی۔

محمد نگر ایک زمانے میں احمدیوں کا محلہ بھی کہلاتا تھا۔ 1953ء میں یہاں احمدیوں کے 36 گھرانے آباد تھے اور فسادات کے دوران غیر احمدی نوجوانوں نے بھی احمدی گھروں کے باہر پہرے دیئے۔

حضرت میاں اللہ رکھا صاحب کی وفات 1960ء میں ہوئی اور محمد نگر میں ہی دفن ہوئے۔ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں نے بھی آپ کا جنازہ پڑھا۔

...❁...❁...❁...

محترم راویل بخارائیف صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 فروری 2012ء میں محترم راویل بخاری صاحب کے خودنوشت تعارف کا اردو ترجمہ (از مکرم مظہر الحق صاحب) شائع ہوا ہے۔ یہ تعارف بی بی سی کی انگریزی ویب سائٹ پر ''میری صدی'' کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔

میرا نام راویل بخارائیف ہے۔ میں 1951ء میں دریائے وولگا (Volga) کے کنارے واقع شہر کازان میں ایک ریاضی دان خاندان میں پیدا ہوا۔ پیدائشی طور پر میں ایک مسلمان ہوں مگر حالات ایسے تھے کہ 1989ء تک اسلام کے بارہ میں کوئی واضح تصوّر میرے پاس نہیں تھا کیونکہ سالہا سال سے مَیں اشتراکی روسی ریاستی الحاد میں زندگی بسر کرتا رہا۔ آجکل میں ایک ریڈیو کا صحافی ہوں، ایک طرح سے مذہبی سکالر، ایک زبان دان، ایک مصنف اور شاعر اور ایک ایمان رکھنے والا مسلمان ہوں۔

میرے والدین دونوں 30 کی دہائی میں دوسری جنگ عظیم سے پہلے پیدا ہوئے۔ پس اس کا مطلب ہے کہ اشتراکی ریاستی الحاد پہلے سے اپنی بلندی پر تھا۔ انہیں اپنے پس منظر کے بارہ میں علم تھا لیکن انہوں نے کبھی اسلام پر ایک مذہب کے طور پر عمل نہیں کیا اور میرے لئے یہ اَور بھی زیادہ کم تھا کیونکہ میں 50 کی دہائی میں پیدا ہوا اور اس وقت نہ صرف اسلام پر بحیثیت ایک مذہب بلکہ میری مادری زبان (کازان تاتاری) پر بھی مکمل پابندی تھی۔ سکول کے نصاب سے اسے نکال دیا گیا تھا۔ کم وبیش سارے تاتاری (خواہ وہ کوئی بھی تھے) اسلام کے بارہ میں علم رکھتے تھے۔ وہ کوئی بھی کام بسم اللہ پڑھے بغیر نہیں کرتے تھے۔ پس اس مفہوم میں ہزار سالہ پرانی تاتاری ثقافت ہمیشہ اسلامی اقدار پر رہی ہے۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ایک خفیہ مسلمان تھا جو ہمیشہ مسجد جانے اور اپنی نماز پڑھنے کے بارہ میں سوچتا رہتا تھا۔ یقینا یہ صورت نہیں تھی۔ میں ایک نوجوان اور طالبعلم تھا اور ہر چیز دماغ میں آتی تھی۔ لیکن اگر ایک شخص اسلام یا اپنی قوم کی اصل کے بارہ میں کچھ زیادہ سیکھنا چاہتا تھا تو وہ ارباب اختیار کی نظر میں مشتبہ ہوجاتا۔ یہ ارباب اختیار مقامی تاتاری تھے جو اپنے مستقبل کے لئے بہت زیادہ خوفزدہ تھے۔

1989ء میں ماحول نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ ہر طرح کی اصطلاح میں بہت زیادہ فراخدلانہ ہوگیا۔ لیکن ایک مذہبی شخص ہونے کے لئے یہ کافی نہیں کہ منطقی طور پر سمجھ لیا جائے کہ مذہب کیا ہے۔ ایمان خدا ہی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی میں ایک قسم کا اس میں جکڑا ہوا تھا۔ کیونکہ عقلی طور پر میں سمجھ سکتا تھا کہ اسلام اچھا ہے کیونکہ یہ اچھی بات کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن میری روح میں کچھ نہیں تھا اور صرف ایک چیز جس نے مجھے اس شک سے بچایا وہ یہ تھا کہ لندن میں میں کچھ لوگوں سے ملا جن کو اب میں سچا مسلمان گردانتا ہوں۔ گوکہ وہ ایک بدعتی کے طور پر باہر کی ایک بڑی دنیا میں اذیتیں دیئے جارہے ہیں۔ احمدیہ مسلم سوسائٹی۔ احمدیت کا بڑا تصور یہ ہے کہ آپ اس کی مخلوق سے پیار اور اس کی مخلوق کی مدد کئے بغیر خدا سے ایک خالق کے طور پر پیار نہیں کرسکتے۔ یہاں میں سمجھا کہ یہ میری منزل ہے کیونکہ ہر چیز ساتھ آئی۔ میری تعلیم، علم اور عقلیت کی میری پیاس اور ایک خالص دینی اور روحانی تجربہ کے لئے میری جستجو۔ اور اب میں بہت پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ کچھ بھی اس دنیا میں غائب نہیں ہوتا۔ آپ کسی چیز کو بہت بے دردی سے کچل تو سکتے ہیں لیکن آپ صرف اسے کسی بڑی گہرائی میں چھپانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام کو تباہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ سیاست نہیں ہے، یہ ثقافت نہیں ہے۔ بہرصورت یہ ایک ذہن کی کیفیت ہے۔

...❁...❁...❁...

محترم محمود علی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27 فروری 2012ء میں مکرم فلاح الدین صاحب نے اپنے والد محترم محمود علی صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم محمود علی صاحب 5/اپریل 1953ء کو فیصل آباد کے ایک اہل سنّت گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ چار بہن بھائیوں میں آپ کا تیسرا نمبر تھا۔ 1964ء میں آپ کے والد نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی اور 1974ء کے فسادات کے بعد یہ گھرانہ ربوہ شفٹ ہوگیا۔

1976ء میں محترم محمود علی صاحب کی شادی مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم حافظ عبدالکریم صاحب سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو وقف کرنے کی توفیق پائی اور ساری اولاد کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ آپ اصولوں کے پابند اور نرم دل شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ اپنی ذات میں خاموش طبع انسان تھے۔ فارغ وقت میں روحانی خزائن اور ہومیو پیتھی کا مطالعہ کرتے۔ ہر جگہ موقع کی مناسبت سے دعوت الی اللہ کرتے رہتے۔ نہایت بہادر انسان تھے۔ 1987ء میں آپ نے شاہدرہ لاہور میں اپنا ذاتی گھر بنایا تو محلہ میں آپ کا اکیلا احمدی گھر تھا۔ وہاں مخالفت کے باوجود آپ ثابت قدم رہے اور اپنی اولاد کو بھی ہر موقع پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی وصیت کی تحریک پر وصیت کی۔ آپ نے اپنے والد محترم کی غیرمعمولی خدمت کی توفیق پائی۔

28/نومبر 2011ء کو آپ کی وفات دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے چھوڑے ہیں۔

...❁...❁...❁...

مکرم نورالامین صاحب شہید لاہور

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27 فروری 2012ء میں مکرمہ ع۔ناصر صاحبہ نے اپنے ایک مضمون میں اپنے بھتیجے مکرم نورالامین صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جو 28 مئی 2010ء کو مسجد دارالذکر لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے نتیجہ میں شہید ہوئے۔

مکرم نورالامین صاحب 1974ء میں واہ کینٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت فیض احمد صاحبؓ اپنے کزن حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے ساتھ قادیان گئے تھے، وہاں سے میٹرک کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔

نورالامین صاحب صرف ایک سال کی عمر میں والد کی شفقت سے محروم ہوگئے۔ پھر آپ کی والدہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ آپ کو لے کر اپنے والد مکرم اکرام قریشی صاحب کے پاس حیدرآباد منتقل ہوگئیں اور وہیں بچیوں کو سلائی سکھانے کے لئے ملازمت کرلی اور اپنے حلقہ کی صدر لجنہ بھی منتخب ہوگئیں۔ نورالامین صاحب بھی وہیں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ پھر یہ ساری فیملی کراچی منتقل ہوگئی۔ کراچی سے ہی نورالامین صاحب نے F.A. کرلیا۔ فوٹوگرافی کا شوق تھا۔ چنانچہ پاک بحریہ میں فوٹوگرافر کی حیثیت سے ملازم ہوگئے اور بہت عمدہ کارکردگی پیش کی۔ اپنے اخلاق کی وجہ سے ساتھیوں میں بہت پسند کئے جاتے تھے۔ ایک دوست جن کے پاس سواری نہیں تھی، انہیں لمبا عرصہ دفتر لے جانا اور واپس لانا اپنی ذمہ داری سمجھا۔ مکرم نورالامین صاحب کا خلافت سے اور جماعت سے وفا کا تعلق تھا۔ تنخواہ ملتے ہی پہلے چندہ ادا کرتے۔

آپ کی والدہ نے ایک لڑکی کو تبلیغ کرکے احمدی کیا اور پھر اُس کو اپنی بہو بنالیا۔ پھر والدہ کی وفات ہوگئی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا جبکہ ایک بیٹا آپ کی شہادت کے اٹھارہ دن بعد پیدا ہوا۔ دونوں بیٹے تحریک وقف نَو میں شامل ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26/اپریل 2012ء میں شائع شدہ مکرم یعقوب امجد صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب پیش ہے:

ارض و سما کی وسعتیں ہیں آپؐ کے لئے
کون و مکاں کی رفعتیں ہیں آپؐ کے لئے
ساری بہاریں آپؐ کے نقشِ قدم سے ہیں
لولاک کی سب نعمتیں ہیں آپؐ کے لئے
تیرے غلام بن کے ہم شاہِ جہاں بنے
لاریب ساری عظمتیں ہیں آپؐ کے لئے
نام و نسب کو بھول کر تجھ پر فدا ہوئے
قربان ساری نسبتیں ہیں آپؐ کے لئے
دونوں جہاں میں پا گیا اعزاز کا نشاں
جس نے اٹھائی ذلتیں ہیں آپؐ کے لئے
ہم بے بسوں پہ آپؐ کا ہو التفاتِ خاص
خدام کی سب خدمتیں ہیں آپؐ کے لئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 10, 2017 – November 16, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 10, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38.
00:45 Dars-e-Tehreerat
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
02:40 In His Own Words
03:10 Spanish Service
03:45 Pushto Muzakarah
04:30 Tarjumatul Qur'an Class
05:35 Pakistan In Perspective
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 18.
07:00 Beacon Of Truth
07:50 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)
08:00 The Finality Of Prophethood
09:00 Huzoor's Address To US Congress: Recorded on July 1, 2012.
09:30 History Of Cordoba
09:55 In His Own Words
10:30 Food For Thought
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat [R]
11:50 The Concept Of Bai'at
12:00 Seerat Sahaba Rasool
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:25 Shotter Shondhane
15:25 The Finality Of Prophethood [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:45 The Significance Of Flags
18:00 World News
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:15 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
19:30 Huzoor's Address To US Congress [R]
20:00 The Finality Of Prophethood [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:50 The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)
23:00 From Democracy To Extremism [R]

Saturday November 11, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:10 Khilafat Turning Fear Into Peace
01:30 Huzoor's Address To US Congress
02:00 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
02:30 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:10 Masjid Mubarak Rabwah
05:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat
06:10 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 2.
07:05 Pakistan In Perspective
07:40 Journey To Islam
08:10 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on November 10, 2017.
10:10 In His Own Words
10:35 Dua-e-Mustaja'ab
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:15 Bangla Shomprochar
15:20 Qur'anic Archeology [R]
16:00 Live Rah-e-Huda
17:40 Al-Tarteel [R]
18:10 World News
18:25 Pakistan In Perspective [R]
19:05 Journey To Islam [R]
19:40 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:15 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: Recorded on September 27, 2009.
21:10 International Jama'at News [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:15 Khilafat Turning Fear Into Peace
23:30 Qur'anic Archaeology [R]

Sunday November 12, 2017

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:25 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK
02:20 In His Own Words
02:50 Pakistan In Perspective
03:25 Journey To Islam
04:00 Friday Sermon
05:20 The Concept Of Bai'at
05:30 Qur'anic Archaeology
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 1-24.
06:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:40 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on November 11, 2017.
08:35 Attractions Of Canada
09:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfa
10:10 Seekers Of Treasure
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:40 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Shotter Shondhane
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:20 In His Own Words [R]
16:50 Homeopathy And Its Miracles
17:20 Rishta Nata Ke Masa'il
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Rah-e-Huda [R]
20:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:35 Hamdiyya Majlis
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Attractions Of Canada

Monday November 13, 2017

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:25 In His Own Words
03:00 Homeopathy And Its Miracles
03:35 Friday Sermon
04:40 Seekers Of Treasure
05:30 Attractions Of Canada
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 25-47.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 2.
07:05 Rencontre Avec Les Francophones
08:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:20 Jalsa Salana Speeches
08:30 Royal Rajasthan
09:00 Huzoor's Address In European Parliament. Recorded on December 3 and 4, 2012.
09:55 In His Own Words
10:25 Kids Time
11:00 Friday Sermon: Recorded on June 2, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 9, 2011.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Huzoor's Address In European Parliament [R]
16:10 Aao Urdu Seekhain
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Somali Service
18:55 Jalsa Salana Speeches [R]
19:00 Royal Rajasthan [R]
19:30 Kids Time [R]
20:05 Huzoor's Address In European Parliament [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 The Finality Of Prophethood
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
23:45 History Of Langar Khana

Tuesday November 14, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:25 Huzoor's Address In European Parliament
02:25 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
04:00 Rencontre Avec Les Francophones
04:50 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:10 Jalsa Salana Speeches
05:30 Royal Rajasthan
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 48-73.
06:30 Dars-e-Tehreerat
06:45 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 21.
07:00 Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 4, 1996.
08:05 Story Time: Part 42.
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasira
10:00 In His Own Words
10:30 Khilafat-e-Haqqa Islamiy
11:00 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
16:15 In His Own Words [R]
16:45 Signs Of The Latter Days
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Story Time [R]
18:35 InfoMate [R]
19:10 Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:45 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
20:50 In His Own Words [R]
21:20 Signs Of The Latter Days [R]
22:20 Liqa Ma'al Arab [R]
23:20 Discover Alaska

Wednesday November 15, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Tehreerat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
02:15 In His Own Words
02:45 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
04:00 Liqa Ma'al Arab
05:00 Signs Of The Latter Days
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 74-93.
06:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 2.
07:00 Question And Answer Session
08:05 Salamti Kay Raastay
09:00 Huzoor's Address At Lajna Ijtema UK: Recorded October 4, 2009.
10:00 In His Own Words
10:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Huzoor's Jalsa Salana UK Address [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:30 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 Horizons d'Islam
19:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Address At Lajna Ijtema UK [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30 Question And Answer Session [R]

Thursday November 16, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Address At Lajna Ijtema UK
02:30 In His Own Words
03:00 Salamti Kay Raastay
03:55 Question And Answer Session
05:00 Ghazwat-e-Nabi
06:05 Tilawat
06:20 Dars-e-Tehreerat
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class
08:05 Pakistan in Perspective
08:45 Tehrik-e-Jadid
09:00 Inauguration Of Baitul Wahid Mosque
10:00 In His Own Words
10:35 Seekers Of Treasure
11:10 Japanese Service
11:30 History Of MTA In Mauritius
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Tehreerat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on October 13, 2017.
14:05 Beacon Of Truth: Recorded on February 1, 2015.
15:10 Inauguration of Baitul Wahid Mosque [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:35 Persian Service
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Pakistan In Perspective [R]
18:55 Journey To Islam
19:30 History Of MTA In Mauritius [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Seekers Of Treasure [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 24 Friday 10 November 2017 Issue No. 45

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے منعقدہ (28 تا 30؍جولائی 2017ء) کے موقع پر دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت۔

یونان۔سوئٹزرلینڈ۔یوروگوئے۔سپین اور ارجنٹائن۔آئرلینڈ۔ہالینڈ۔سیرالیون اور شعبہ ریویو آف ریلیجنز کے تحت آنے والے غیرمسلم مہمانوں کے وفود کی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔ مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ۔عالمی بیعت کی تقریب اور عالمی بیعت کے بارہ میں مہمانوں کے تأثرات۔

عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن

جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست اور دائمی نشان ہے۔ 1891ء میں جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا تھا کہ 'اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں'۔

یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ صرف ہندوستان میں چند گنتی کے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75؍افراد شامل ہوئے۔ پھر رفتہ رفتہ تعداد بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ 1983ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد لوگ شریک ہوئے۔

1984ء میں پاکستان سے ہجرت کے بعد یہ جلسے لندن میں منعقد ہو رہے ہیں اور لندن کا جلسہ خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی اور شمولیت کی وجہ سے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جو اعلان فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے لئے 'قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی' وہ آج بڑی شان سے اس جلسہ سالانہ میں پورا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کے جلسہ سالانہ پر ہر سال دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ گروہ در گروہ آتے ہیں۔ براعظم افریقہ ہو یا امریکہ، یورپ ہو یا ایشیا، آسٹریلیا ہو یا جزائر کے ممالک ہوں ہر جگہ سے وفود بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان ممالک سے آنے والے وفود میں ایک بڑی تعداد ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔

ان میں مختلف ممالک کے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، مختلف ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندگان، پیراماؤنٹ چیفس، ججز، سینئر وکلاء، مختلف ممالک کے نیشنل میڈیا اور پریس کے نمائندگان، صحافی حضرات، مختلف تنظیموں اور سوسائٹیز اور اداروں کے سربراہان، مختلف مذاہب کے سرکردہ افراد، یونیورسٹی کالجز کے پرنسپلز، وائس چانسلرز، پروفیسر حضرات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوتے ہیں۔

جہاں یہ لوگ جلسہ سالانہ کے پروگراموں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے مستفیض ہوتے ہیں وہاں یہ سب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور یہ ملاقات ان کے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی کا باعث بنتی ہے اور ان پر گہرا اثر چھوڑتی ہے جس کا یہ لوگ بعد میں برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ امسال بھی دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ان مہمان حضرات پر مشتمل وفود جلسہ میں شامل ہوئے اور جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی۔ وفود سے ملاقاتوں کا یہ پروگرام جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ہفتہ 29؍جولائی کی شام حدیقۃ المہدی میں ہی شروع ہو گیا تھا اور جلسہ کے کئی دن بعد تک جاری رہا۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 7 بجکر 45 منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے۔

یونان کا وفد

سب سے پہلے ملک 'یونان' (Greece) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یونان سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ **ایک جرنلسٹ خاتون** Sofia Papadopoulou **صاحبہ نے سوال کیا کہ امن کا پیغام پھیلانا کتنا مشکل ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-** ہمارا کام تو مشنری ورک ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے اور اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلانا ہے اور ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ آجکل دنیا کے حالات خراب ہیں اور حکومتیں عوام کے حقوق عدل وانصاف کے ساتھ ادا نہیں کر رہیں۔ اس وجہ سے دنیا میں بہت سے ممالک میں بد امنی ہے۔ لیکن ہم بہرحال اپنا کام جاری رکھیں گے۔

☆ **اس جرنلسٹ نے ریفیوجی کرائسز (Refugee Crisis) کے بارہ میں سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-** مختلف مسلم ممالک کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ آپ کے ملک سے بھی لوگ گزر کر جا رہے ہیں۔ اٹلی اور ترکی سے بھی ہوتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کچھ احمدی بھی تھے اور وہ زیادہ تر ترکی آ گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے آگے دوسرے ملکوں میں جانے کی کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو ہمیشہ یہی تجویز دیتا ہوں کہ ایسے ہمسایہ ممالک جہاں امن ہے وہ ان ریفیوجیز کو سنبھالیں، جیسے افغانستان کے ریفیوجیز پاکستان پہنچے تھے اور پاکستان نے ان کو سنبھالا اور ان کے لئے کیمپس بنائے تھے اور پھر بعد میں جب حالات بہتر ہو جائیں تو انہیں اپنے ملکوں میں واپس بھجوا دیا جائے۔

اسی صحافی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ میرے لئے ایک منفرد تجربہ تھا۔ دوسرے مسلمانوں کا زیادہ تر زور حدیث یا بعد میں آنے والے مذہبی سکالرز کے اقوال پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ وہ قرآنی تعلیم کے بالکل برعکس عمل کر رہے ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ قرآن کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلا رہی ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ملاقات کا بھی ایک گہرا اثر ہے۔ دنیا کے مشکل ترین مسائل کا حل خلیفہ بہت ہی آسان اور سادہ الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ کے دوران خواتین، اور نومسلم خواتین سے بھی ملنے کا موقع ملا جن کے خیالات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح حضور ان کے ساتھ اپنی بیٹیوں کی طرح پیش آتے ہیں۔

اس سال میں اپنے کام کی وجہ سے زیادہ دیر رک نہیں پائی لیکن اگلے سال میں ان ایام میں رخصت لے لوں گی تا کہ جلسہ سالانہ میں زیادہ وقت گزار سکوں۔

☆ یونان سے ایک نومبائع خالد کاپیتانیدس صاحب Khalid Kapetanidis نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے پہلی دفعہ بیعت کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ اس تقریب کے دوران میرے رونگٹے کھڑے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں